



دِ جَمِیعِ چَنْ مُصُوبَانِ اِسْلَام

بِلْوَهَ سَانِ صَوْبَانِ اِسْلَام

منعقدہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۳ء بِر طابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲	وقہہ سوالات	
۳	رخصت کی درخواستیں	
۴	تحریک اتحاد نمبر ۸۔ من جانب مولانا عبد الباری	
۵	تحریک التواء نمبر ۵۔ من جانب مولانا امیر زمان	
۶	قرارداد نمبر ۲۔ من جانب ذاکر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا جلاس

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء برابر مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ (بیو زہ شنبہ)

زیر صدارت مسٹر عبد القهار خان ودان - ڈپٹی اسپیکر

بوقت گیارہ نجح کروں منٹ صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئہ میں منعقد ہوا۔

مسٹر عبد القهار خان ودان (ڈپٹی اسپیکر) - السلام و علیکم۔ اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔
اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔ مولانا صاحب سے درخواست ہے کہ وہ تلاوت فرمائیں۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبد المالک

لِتَعْلَمَ الْأَقْرَبُونَ
لِلّٰهِ الظَّاهِرُ الْجَنِينُ

أَرَرَّ حُمْنَ ۝ عَلِمَ الْقُرْ۝ آن ۝ خَلَقَ إِلَّا نَاسَ ۝ عَلِمَهُ الْبَيَانُ ۝ أَلْشَمْسُ وَالْقَمَرُ
يُحْسِنَانِ ۝ وَالنَّجْمُ وَالثَّجْنُ يُسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءُ رَفِعَهَا وَوَضَعَ الْمُبِيزَانِ ۝ أَلَّا
تَطْغُوا فِي الْمُبِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا وَلَا مُبِيزَانَ ۝
ترجمہ - رحمن (اللہ تعالیٰ) ہی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بونا سکھایا۔ سورج اور چاند (طلوع اور غروب ہونے کے لئے اللہ کے قانون کے مطابق) ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب (اللہ ہی کے آگے) سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں کو اسی نے بلند کیا اور (دنیا میں عدل و انصاف کے لئے) اسی نے میزان (ترازو) قائم کر دی تاکہ تم تو لئے میں گڑبردہ کرو انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تلو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ و ما علینا الابلاغ۔ (سورہ

وقہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال نمبر ۶۳ مولانا امیر زمان صاحب کا ہے۔

X ۶۳۰ مولوی امیر زمان - کیا وزیر زکوٰۃ اور اگرم مطلع فرماجیں کے کر کیا زکوٰۃ اور بیت المال کے لئے مقرر لوگ زکوٰۃ کی شرعی تقسیم کا طریقہ رکھتے ہیں؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - بیت المال قانون کا قیام برآءہ راست مرکزی حکومت کے احکام کے تحت ۱۹۹۱ء میں بذریعہ ایک آرڈیننس عمل میں لایا گیا اس بیت المال کو ایک ادارہ مرکزی سطح پر کشوول کرتا ہے جس کا صدر مقام لاہور میں ہے۔ اس کی شاخیں تمام صوبوں میں قائم ہیں لیکن صوبائی حکومت کا بیت المال کی تقسیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مرکزی زکوٰۃ کو نسل

نظام زکوٰۃ و عشر کا نفاذ مرکزی حکومت نے ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کو بذریعہ ایک آرڈیننس پرے ملک کے لئے کیا۔ اس آرڈیننس کے تحت مرکزی سطح پر ایک کو نسل تکمیل دی گئی جس میں جید علماء، وائشور اور ملک کے ہر طبقہ کے افراد عمال حکومت جن کا تعلق وفاقی وزارت خزانہ و وزارت مذہبی امور اور اسلامی نظریاتی کو نسل سے ہے اس میں شامل ہیں۔ کو نسل کی سربراہی پر یہ کورٹ کے ایک چج صاحب کرتے ہیں یہ ایک پالیسی ساز ادارہ ہے اور زکوٰۃ و عشر کی تقسیم، وصولی اور اس کے مستحقین میں تقسیم کے لئے قواعد ضوابط مرتب کرتا ہے۔ جن پر محل سطح کی تنظیموں سے عمل درآمد کے لئے ہر صوبہ کی سطح پر ایک صوبائی زکوٰۃ کو نسل تکمیل دی گئی ہے۔

صوبائی زکوٰۃ کو نسل

صوبائی زکوٰۃ کو نسل میں صوبہ کے جید علماء، زمیندار طبقہ اور خواتین کو بھی نمائندگی حاصل ہے۔ اس کو نسل کی سربراہی ہائی کورٹ کے ایک چج کرتے ہیں اور اس کو نسل میں بھی سرکاری عمال مثلاً سیکریٹری وزارت خزانہ، سیکریٹری وزارت بلدیات، سیکریٹری سماجی بہبود، وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مشیر برائے مذہبی امور، محیثت ارائیں شامل ہیں صوبائی زکوٰۃ کو نسل، مرکزی حکومت

کی جانب سے زکوٰۃ و عشر کے امور کی نسبت وضع کردہ پالیسی، قواعد و ضوابط پر ضلعی، تحریکی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی جانب سے عمل درآمد کی عمومی مگر انی کرتی ہے۔

ضلعی زکوٰۃ کمیٹی

ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اپنے ضلع میں زکوٰۃ و عشر کی رقم کی تقسیم کی مگر انی کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اس کمیٹی میں کم از کم ۱۲ اراکین غیر سرکاری اور ڈپنی کمشٹر ضلع بھیت رکن صوبائی کو نسل نامزد کرتی ہے اور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے ذمہ مقامی اور تحریکی زکوٰۃ کمیٹیوں کی ہر تین سال بعد از سرنو تکمیل کا اہم فریضہ ہے علاوہ ازیں یہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے حساب کتاب کی بھی ذمہ دار ہے۔

تحریکی زکوٰۃ کمیٹی

اس کمیٹی میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے جیزہ میں شامل ہوتے ہیں۔ کل ۱۶ اراکین اور اسٹنٹ کمشٹر اس کے لحاظِ عہدہ رکن ہوتے ہیں پوری تحریکی کے جیزہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی آپس میں سے پہلے ہاراکین تحریکی زکوٰۃ منتخب کرتے ہیں اور با بعد یہ ۱۶ اراکین اور اسٹنٹ کمشٹر کا ایک غیر سرکاری فرد کو جیزہ میں تحریکی میں منتخب ہون لیتے ہیں۔ تحریکی زکوٰۃ کمیٹی کے ذمہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے فنڈز کے استعمال کی مگر انی اور عشري تخفیف اور وصولی بذریعہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہا ایک اہم فریضہ ہے۔

مقامی زکوٰۃ کمیٹی

نظام زکوٰۃ و عشر میں یہ ایک اہم اکائی ہے۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی ایک چنانڈیم مقرر کر کے علاقہ کے پانچ سو اور خواتین میں سات مرد حضرات اور دو خواتین جو پہیزگار صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں ان کا چنانڈ کرواتے ہیں چنانڈ کے لئے باقاعدہ اعلان ہوتا ہے جس کے بعد مسجد میں اجتماع کی موجودگی میں موزوں قبران کا انتخاب عمل میں آتا ہے مابعد یہ حضرات مل کر اپنے میں سے ایک فرد کو جو لکھا پڑھا اور تجربہ کار ہو، جیزہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی مقرر کرتے ہیں۔ چونکہ مندرجہ بالا نظام تقسیم زکوٰۃ و عشر میں مرکزوی حکومت نے اسلامی جمصوریہ پاکستان کے آئین کے تحت تقسیم کے تمام قواعد و متعلقات افراد کے کوائف شرعی نقطہ نگاہ سے پہلے سے طے کرنے ہیں۔ اس لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ انسیں ہدایات کے تحت زکوٰۃ کی تقسیم کو عمل میں لاتی ہے۔ انتحقاق کی تصدیق کے لئے

۳

ضروری ہے کہ سائل ایسے مخدور، یتیم اور بیواؤں جن کا علاقہ میں کوئی کفیل اور ذریعہ آمدن نہ ہونے کے برابر ہوان کو ایک مقررہ شرح سے لینی = ر ۲۰۰ روپے ماہوار کے حساب سے ۲۶ ماہ کے لئے دظیفہ دیا جاسکتا ہے۔ اس لئے مرکزی زکوٰۃ کو نسل کی جانب سے مقررہ طریقہ کار کے مطابق مقررہ شرح سے یہ ادائیگی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ چونکہ اس میں شامل افراد صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں اس لئے ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق زکوٰۃ تقسیم کریں گے۔

مولانا امیر زمان - جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب گزارش ہے کہ سوال میں پوچھا گیا ہے کیا زکوٰۃ اور بیت المال کے لئے مقرر لوگ زکوٰۃ کی شرعی تقسیم کا علم رکھتے ہیں۔ جب کہ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ یہ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس زکوٰۃ کا بنیادی علم نہیں ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ) - زکوٰۃ کا مسئلہ دراصل وفاقی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ پریم کورٹ کی کو نسل ہے یہاں صوبائی کو نسل میں بھی نجی ہے وہ بھی ہیں لیکن اس میں علماء ہیں ضلع کو نسل میں مولانا اللہداد آف خاوندی ہیں اور یہاں پر مولانا عبداللہ خلجمی ہے وہ اور ملا ہیں صوبائی یوں پر بھی ہیں ضلعی یوں پر بھی ہیں لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مستحقین کا حصہ متین ہے مثلاً جو یتیم ہیں یوہ ہیں وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے تو مل بلوچستان کے مستحقین ۱۹۷۳ء میں تو یہ نہیں چیز میں تبدیل کر سکتا ہے اور نہ ہی لوکل کمیٹی کا چیز میں کر سکتا ہے ایسے افراد کو زکوٰۃ دی جائے گی جن کا زکوٰۃ کمیٹی میں نام ہے۔

مولانا امیر زمان - میرا مقصد یہ ہے کہ شرعی مسئلہ تو یہ نہیں ہے کہ خواتین بھی زکوٰۃ کمیٹی کی ممبر بن سکتی ہیں جو آدمی زکوٰۃ کے اصول سے وافق ہو وہ قوم سے زکوٰۃ لینے کے لئے قوم میں تقسیم کر سکتے ہیں ابھی بھی لوگ زکوٰۃ کمیٹیوں میں منتخب ہیں۔ جو چیز میں ہیں ارکان ہیں یا لیڈر ہیں ان کے ساتھ شرعی علم نہیں ہے ان کو کس بنیاد پر منتخب کیا گیا ہے میرا سوال یہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب لیکن اس میں آپ کا سوال ایک آدمی کو زکوٰۃ دی جاتی ہے تو وہ زکوٰۃ لکھ سکتی ہے زکوٰۃ کی فکسیشن چیز میں نہیں کر سکتا ہے تاہم علمانے اور

سمیت نے بیٹھ کر زکوٰۃ فکس کی ہے پھر بعد میں زکوٰۃ کے چیزیں تقسیم کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - ایسے چیزیں کا پھر کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ - اپنے اسی میں ذرا وضاحت کروں (مداخلت)

مولانا امیر زمان - جناب والا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا چیزیں زکوٰۃ تقسیم کرنے اور جمع کرنے والا اس آدی کے لئے اسلامی اصولوں کے تحت شرط یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کا علم رکھنے کے قابل ہو تو میرا متفق ہے کہ چیزیں زکوٰۃ تقسیم کرتے ہیں۔ (مداخلت) یہ بات صحیح ہے کہ زکوٰۃ مسئلہ ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) - (پانٹ آف آرڈر) جناب اپنے اگر آپ اجازت دیں مولانا صاحب میرے محترم ہیں میرے بزرگ ہیں وہ کامیش کے مجرمانوں نے کبھی زکوٰۃ کے بارے میں کبھی پوچھا تھا۔ جو چیزیں میرے ضلع وغیرہ کا تقرر باقاعدہ شرعی طریقے سے یا غیر شرعی طریقے سے منتخب کیا جاتا ہے اب آپ جب یہ سوال اٹھا رہے ہیں (شور) اس دن بھی میں نے اپنے اسی صاحب سے کہا کہ میں پھر نکتہ حیرانگی پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

مولانا امیر زمان - نواب صاحب کے نکتہ حیرانگی پر انتہائی نکتہ حیرانگی جو میں اخalta جب ہمارے ضلع چیزیں کا انتخاب ہو رہا تھا تو میں نے باقاعدہ ایک عالم دین کا نام دے دیا پھر ایک حاجی صاحب کا نام دیا جو سارے reject ہو گئے اور ہمارے نواب صاحب منتخب ہو گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ میرے خیال میں یہ علم نہیں ہے میرا اس پر صرف اعتراض نہیں ہے بلکہ میں بلوچستان کے چیزیں کے متعلق بھی یہ اعتراض کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ شرعی تقسیم کا علم ہے یا نہیں یہ میرا منفرد سوال ہے۔

وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ - جناب اپنے میں مولانا صاحب کو بتا دوں شاید ان کو پتہ نہ ہو ان کے خیال میں شاید چیزیں زکوٰۃ کے پاس پہنچے ہیں ایسا نہیں ہے کہ چیزیں زکوٰۃ کا پیوں کی تقسیم کی ساتھ کوئی تعلق نہیں (شور) اگر کوئی (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - ایک منٹ مولانا صاحب۔

مولانا عبدالباری - جناب اپنے میں پوائھ آف آرڈر پر ہوں۔ کہا ہوں اس کا سنتی یہ ہے کہ جب میں بولوں بول سکتا ہوں۔ (مداخلت)

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ) - مولانا صاحب نے فرمایا تو ضلعی زکوٰۃ کے چیزیں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں زکوٰۃ لکھس ہو گئی دو تین سال پہلے لکھس ہو گئی جو ۱۹۶۷ء میں ہیں ان کے نام پر ارکٹ دہاں جا رہا ہے (مداخلت) ایک منٹ ایک منٹ۔

مولانا امیر زمان - زکوٰۃ کبھی لکھس نہیں ہو سکتی ہے یہ تو اپنے ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیا ہے زکوٰۃ کس طرح لکھس ہو سکتی ہے آج میرے پاس دو ہزار روپے ہیں کل پانچ ہزار ہوں گے آج میں غریب ہوں کل میں سرمایہ دار ہوں گا زکوٰۃ کس طرح لکھس ہو سکتی ہے یہ تو پھر زکوٰۃ ہے یہ نہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زی (وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ) - لکھس ہو سکتی ہے (مداخلتی) (شور)

مولانا عبدالباری - جناب اپنے حاجی محمد شاہ مردان زی صاحب میرے خیال میں اور مسئلے پیدا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی صاحب آپ بیٹھ جائیں آپ کی بات پوری ہو گئی ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب اپنے وزیر صاحب نے کہا یہ فیڈرل یعنی وفاقی حکومت کی پالیسی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اس بارے میں سفارشات بھیج سکتی ہے یا نہیں اور کیا صوبائی حکومت نے ابھی تک کوئی سفارشات بھجوائی ہیں؟ دوسری بات انہوں نے کہ عبد اللہ خلجمی صاحب ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کیا مولانا عبد اللہ خلجمی صاحب وغیرہ متعدد عالم دین ہیں۔ زکوٰۃ کا مسئلہ بھتے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا عبدالباری۔

مولانا عبدالباری - (پوائھ آف آرڈر) جناب والا! وزیر صاحب نے یہ جواب دیا

7

ہے کہ یہ فیڈرل پالیسی ہے مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے یہ جناب نیڈرل پالیسی نہیں ہے صوبائی
معاملہ ہے میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اس بارے میں سفارشات بھجواسکتی ہے یا
نہیں۔

دوسرا ہاتھ یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہاں صوبائی کونسل ہے۔ جس میں عبداللہ
خلجی وغیرہ ہیں کیا عبداللہ خلجی وغیرہ مستند علماء ہیں۔ زکوٰۃ کے مسائل کو سمجھتے ہیں یا نہیں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر - جماں تک صوبائی سفارشات کا معاملہ ہے وہ ہر وقت بھجواسکتا
ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - اس میں علماء ہیں۔ ہزاروں کی تعداد
میں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - یہ سوال تو درمیان میں رہ گیا ہے اور آپ کس مسئلہ کی طرف
چلے گئے ہیں مولانا صاحب کا جو سوال ہے بیت المال اور زکوٰۃ کے بارے میں ہیں زکوٰۃ ایک مرکزی
معاملہ ہے اور زکوٰۃ دہاں سے مقرر ہو کر آتی ہے کہ مساکین کے لئے اتنا ہے شادی کرنے کے لئے
اتنا ہے پھر زکوٰۃ کمیٹی کے جیزہ میں علاقوں کے معتبر ہوتے ہیں وہ ضرورت کے مطابق تقسیم کرتے
ہیں میرے خیال میں آپ کے سوال کا جواب ہو گیا ہے اور کوئی ضمنی سوال ہے تو آپ کر لیں۔
مولانا عبدالباری - جناب والا! آپ نے جو ترجیحی کی ہے وہ صحیح ہے مگر حاجی صاحب
ایسا جواب نہیں دے سکتا ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میرے ضمنی سوال تین ہیں۔ ایک سوال یہ تھا کہ کیا
لیڈرز جیزہ میں بن سکتا ہے میرے خیال میں شرعی بناطل سے وہ جیزہ میں نہیں بن سکتا ہے۔
۲۔ زکوٰۃ جو ہے وہ لکس نہیں ہو سکتا ہے۔

۳۔ میرا تیرا سوال یہ ہے کہ جو نئے اضلاع بن گئے ہیں ان کے لئے جیزہ میں کا انتخاب کب
ہو گا۔ یہ تین ہائیں اس کا جواب وزیر صاحب دیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - زکوٰۃ تو لکس ہو سکتی ہے اگر آپ

سبھیں تو میں اس کے متعلق تاکوں گا جو نوٹل جواب ہے وہ بھی دے ریا ہے یہ فکس ہو سکتا ہے۔ آپ کے ذہن لے کام نہیں کیا ہے یہ زکوٰۃ مستحق افراد کے لئے فکس ہو سکتا ہے میں اگر زکوٰۃ دینے والا ہوں میں کسی مستحق کو سورہ پر دینا ہوں یہ بالکل جائز ہے اس میں کوئی بات نہیں ہے اور ہر جیز میں تفصیل سے بیان کر سکتا ہوں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! حاجی صاحب یہ دکھائے کہ کوئی کتاب میں یہ فکس ہو سکتا ہے وضاحت کرے۔

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر زکوٰۃ) - آپ تو فکس کا مقصود نہیں سمجھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا عبد الباری۔

مولانا عبد الباری - جناب والا! میں نے جو سوالات کئے تھے زکوٰۃ کے بارے میں تھے۔ وزیر صاحب نے ناظم صلوٰۃ کا بھی نام لیا ہے اب تو پورے پاکستان میں نام صلوٰۃ نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ حاجی احمد بنے یہ کہا ہے کہ یہ فیڈرل پالیسی ہے میرے خیال میں ایسا نہیں ہے اور صوبائی حکومت سفارشات بھیج سکتی ہے کیا وہ دکھائیں ہیں کہ انہوں نے کوئی سفارشات بھجوائی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں زکوٰۃ کے مصرف کا مسئلہ ہے کیا یہ لوگ معرف اور مستحقین کو سمجھ سکتے ہیں میرے خیال میں حاجی صاحب یہ جیز نہیں سمجھ سکتے ہیں زکوٰۃ کا معیار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ تمہریں۔ آپ کے پہلے سوال کا تو جواب آجائے۔

مولانا عبد الباری - جناب والا! میرے خیال میں زکوٰۃ کے وزیر ان پڑھ اور جاہل آدمی ہیں اس نے خانہ پری کی ہوئی ہے اور زکوٰۃ کو بد نام کیا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر زکوٰۃ) - زکوٰۃ کا مستحق ہم اس کو سمجھتے ہیں جو غریب ہے وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے یہ سملکشن کمیٹی زکوٰۃ کا تعین کرتی ہے میں نہیں کرتا ہوں۔ یہ

⁹ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے وہاں سے لفکس ہو کر آتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں یہ کہہ دوں کہ ہم سب ساتھی ہیں ہم لوگوں کو ایک دوسرے کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ایسے الفاظ اپنے ساتھی کے لئے استعمال نہیں کرنے چاہئیں ایسے الفاظ اسیبلی میں استعمال کریں جو پارلیمنٹی ہوں اور جہاں تک سوال کا تعلق ہے اس کا تو جواب ہمیا ہے اور جہاں تک باقی ضمنی سوالوں کا جواب ہیں وہ بھی مل گئے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - جناب والا! جس طرح انہوں نے کہا ہے میں ہی اس طرح سے بات کہہ دیتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔ میں اس سے بھی بدتر بات کہ دیتا ہوں جو زکوٰۃ خور ہے مولانا صاحب ہے غلط بات ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب والا! میں یہ بات کہتا ہوں کہ اگر وزیر صاحب یہ ثابت کر دے یا ہمارے اسیبلی کے جو کچھ ممبر ہے وہ زکوٰۃ ہم پر ایک آنہ ثابت کر دے تو میں اس پر سود ثابت کر سکتا ہوں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - یہ زکوٰۃ لیتے ہیں ان کے آدمیوں کو جاتی ہے کی جیزیر میں لیتے ہیں کوئی سید ہے نہیں لیتے ہیں۔ سید کو تو زکوٰۃ ہوتی بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب والا! ہم بھی اسیبلی کا حصہ ہیں اور اسیبلی میں حصہ لینے کے لئے آئے ہیں ان دو گروپوں کو روکا جائے تاکہ ہم بھی حصہ لے سکیں ہمیں بھی بحث میں شامل کیا جائے تاکہ سمجھ آئے کیا ہو رہا ہے اگر انہوں نے اس قسم کا بحث مباحثہ کرنا ہے تو باہر پڑنے جائیں الگ سے کر لیں۔

مولانا عبدالباری - آپ تو سرمایہ دار ہیں زکوٰۃ سے کیوں ڈرتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - یہ آپ سرمایہ دار سے جا کر پوچھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نواب محمد اسلم رئیسانی۔

نواب محمد اسلم رئیسی (وزیر خزانہ) - جناب اپنے مولانا صاحب نے جالل اور ان پڑھ کے الفاظ استعمال کئے ہیں آپ نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ہم ایک دوسرے کے کو لیگ ہیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہئے ہاتھی جمال تک مولانا صاحب نے مردان زمی صاحب کو کہا ہے کہ حاجی صاحب زکوٰۃ کے مستحق۔ زکوٰۃ کے چیزیں اور خواتین کا زکوٰۃ کا چیزیں ہوتا یا نہ ہوتا۔ یہ سب شرعی معاملہ ہے میں تو مولانا عبد الباری صاحب یا ہاشمی صاحب کو دعوت رہتا ہوں کہ وہ زکوٰۃ کے وزیر بن جائیں تاکہ وہ شرع کے مطابق اس زکوٰۃ کے نظام کو ترتیب دیں اور ہم بالکل ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں میں دعوت دئتا ہوں آئیں وہیں اس کی وزارت کو سنبھالیں۔

مولانا عبد الباری - میں آپ کا شکریہ دا کرتا ہوں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! ہم اس کو سمجھتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو زکوٰۃ کی پالیسی بنادیں ہم پالیسی بنائ کر دے دیتے ہیں۔ مگر وزیر زکوٰۃ کو نہیں سمجھتے ہیں۔ زکوٰۃ کے وزیر ان کو کہنا زکوٰۃ کی توبین ہے۔ یہ صرف فرضی ہے حالانکہ زکوٰۃ نہیں ہے اور اس میں زکوٰۃ فکس ہے حالانکہ یہ زکوٰۃ فکس نہیں ہو سکتی ہے۔ سارے لوگوں پر زکوٰۃ فکس نہیں ہو سکتی ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر) - (پرانٹ آف آرڈر) یہ جو الفاظ مولانا عبد الباری صاحب نے استعمال کئے ہیں ان پڑھ۔ جالل اس سے ہماری اسمبلی کا وقار مجوح ہوتا ہے۔ ایک تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اسے ریکارڈ پر نہ لایا جائے اور آئندہ مولانا صاحب اس میں احتیاط کریں۔ کیونکہ ان کے بارے میں لوگوں کے خیالات کوچھ اس سے مختلف نہیں ہے کہ وہ خود کس کشمکش کے ہیں اور یہ مولانا صاحب کے لئے استعمال ہو کس کشمکش کے ہوں۔

مولانا عبد الباری - جناب والا! جو میں نے حاجی صاحب کے بارے میں ان پڑھ کا الفاظ استعمال کیا ہے تو جو زکوٰۃ کا علم ہے قرآن و سنت کے حوالے سے وہ علم حاجی صاحب کے پاس بالکل نہیں ہے اور یہاں جو خان صاحب نے الفاظ استعمال کئے ہیں اس سے ہمارا اتحاق مجوح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - وہ تمام الفاظ اسمبلی کا رواہی سے حذف کر دیے جاتے ہیں جو غیر

پاریسیانی ہیں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میرا ایک اور سوال جو رہ گیا ہے کہ نئے اضلاع کے چیزوں کب منتخب ہوں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اس کا جواب ہو گیا ہے آپ حاجی صاحب نہیں بول سکتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

X ۶۸۲ مولانا عصمت اللہ (مولانا امیر زمان نے دریافت کیا

- کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران وزیر اعلیٰ نے اپنے فنڈز سے تقریباً ۵۰ لاکھ روپے وزیر زکوٰۃ کی صوابیدہ پر تعمیر مساجد کے لئے منفعت کے تھے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تمذکورہ فنڈ سے تعمیر شدہ مدارس کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - (الف) وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے دوران سال ۹۲-۱۹۹۱ء کوئی رقم تعمیر مساجد کے لئے منفعت نہیں کی گئی تھی۔ البتہ ۵۰ لاکھ کی ابتدائی مظہوری سے ۱۰ فیصد اکانوی کٹوتی کے بعد صرف تقریباً ۳۲ لاکھ روپے ملکہ مذہبی امور کو منفعت کئے گئے تھے یہ وزیر اعلیٰ کا صوابیدہ کوٹھ نہیں تھا اور یہ وقتنے صوبائی گرانٹ تھی جو صوبے کی تاریخی مساجد، مرکزی جامع مساجد، عام مساجد و دینی مدارس اور ان کے ساتھ متعلقہ مساجد کی تعمیر و توسعہ پر ضابطے کے تحت متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سفارشات پر مکمل کی گئی۔ کارروائی کے بعد خرچ کی گئی۔

(ب) جزوی جواب حصہ الف میں دے دیا گیا ہے تاہم ماہ جون ۱۹۹۲ء تک متعلقہ مبلغوں سے موصول شدہ سفارشات کی بنیاد پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع وار تفصیل اجراء رقم گرانٹ ان ایڈ برائے مساجد، دینی مدارس از بجٹ ملک

او قاف دوران سال ۹۲-۱۹۹۱ء

ضلع کوئٹہ

- ۱۔ سید نعیم اللہ سہتم مدرسہ ہاشمیہ انٹر محمر روڈ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰۰ روپے
- ۲۔ مولانا عبدالرحمن سہتم مدرسہ رحمانیہ ارباب کرم خان روڈ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰۰ روپے
- ۳۔ فنڈر ریزرو پیش کمشن کوئٹہ برائے مرکزی جامع مسجد جبل = ر، ۰۰۰ ۱۰۰ روپے
- ۴۔ فنڈر ریزرو پیش کمشن کوئٹہ برائے مرمت مرکزی جامع مسجد جامع عربیہ مطلع العلوم بوری روڈ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰۰ روپے
- ۵۔ فنڈر ریزرو پیش کمشن کوئٹہ ڈوین برائے مرمت مسجد کمشن آفس کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵۰ روپے
- ۶۔ مولوی محمد زمان پیش امام مسجد جبیہ منوجان روڈ کوئٹہ بذریعہ حاجی عبد السلام ذرا تیور ایس اینڈ جی اے ڈی = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۷۔ فنڈر ریزرو پیش کمشن مسجد حنفی منوجان روڈ ہدہ کوئٹہ بذریعہ مسٹر عبد الکریم ساتھوی ایس او جمال کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۸۔ ڈاکٹر محمد سیکریٹری لائسنس اسٹاک برائے مسجد ذیری فارم بوری روڈ کوئٹہ بذریعہ سیکریٹری حیوانات = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۹۔ محمد طلیف ساکن طوفی روڈ کوئٹہ مسجد ہدہ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۱۰۔ مولوی محمد شفیع سہتم مدرسہ وار العلوم ترین روڈ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۱۱۔ سہتم مسجد طبیبہ دحدت کالونی بوری روڈ کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۱۲۔ سہتم جامع مسجد ریلوے ہاؤ سنگ سوسائٹی کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۱۳۔ سہتم بی ایم سی کپلیکس کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۱۰ روپے
- ۱۴۔ جامع مسجد پر کانی آباد کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۱۵۔ مسجد زیر تعمیر نواں کلی کوئٹہ ضلع کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۱۶۔ مسجد خروت آباد کوئٹہ ضلع کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۱۷۔ جامع مسجد کلی محمد شاہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۱۸۔ مسجد زیر تعمیر کچلاک ضلع کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۱۹۔ مسجد لیور ہند کوئٹہ ضلع کوئٹہ زیر تعمیر = ر، ۰۰۰ ۵ روپے
- ۲۰۔ مسجد سورج پل ضلع کوئٹہ = ر، ۰۰۰ ۵ روپے

- ۲۱۔ مسجد سره غرہ تی کوئند، ضلع کوئند = ر، ۵۰۰۰ روپے
 ۲۲۔ مسجد فاروقیہ سمنگلی روڈ کوئند، ضلع کوئند = ر، ۵۰۰۰ روپے
 ۲۳۔ مسجد کلی محمد خیل، بھجہائی ضلع کوئند = ر، ۵۰۰۰ روپے
 ۲۴۔ مسجد زبرہ، پشتوں آباد، کچہ روڈ کوئند = ر، ۵۰۰۰ روپے
 ۲۵۔ مسجد کلی ملا خیل بذریعہ مسہتم ضلع کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۲۶۔ مسہتم مولوی محمد رمضان ساکن عبد السلام تاروچوک کوئند، ضلع کوئند = ر، ۵۰۰۰ روپے
 ۲۷۔ حاجی محمد یامین مسہتم شہنگ کمیٹی فیض سیٹل لائٹ ٹاؤن کوئند، ضلع کوئند = ر، ۱۰۰۰ اروپے
 ۲۸۔ مولوی فتح محمد باروزی خطیب جامع مسجد انوار مدینہ ٹرست
 سیف کالونی سراب روڈ کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۲۹۔ مسجد عبد الرزاق مسہتم جامع مسجد کبڑی زدگی رام روڈ کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۰۔ مسجد کلی عبد الحلیم کچلاک ضلع کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۱۔ مسہتم مسجد میر مٹھا خان سٹریٹ بروہی روڈ کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۲۔ پیش امام کلی سام خیل کچلاک ضلع کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۳۔ مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۴۔ مولوی عبد القسم مسہتم و متولی مسجد قدیم سیٹورٹ روڈ کوئند = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ۳۵۔ خریدنے قائلیں، مرکزی جامع مسجد کوئند بہ سلسلہ دورہ وزیر اعظم = ر، ۵۰۰۰۰ روپے
 پاکستان برائے بیت المال
 ۳۶۔ وزیر صاحب خوراک (مولانا عبد الباری صاحب) کوچ کی ادائیگی = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 کی رقم دی گئی
 ۳۷۔ حج و فد ۱۹۹۲ء کے لئے رقم فراہم کی گئی
 ضلع پشین
 ۳۸۔ مولوی محمد حنیف خطیب مسجد محلہ حاجی قائم خان تحصیل چین = ر، ۱۰۰۰۰ روپے
 ضلع پشین

۳۹۔ مولوی عبدالجید خلیف مسجد الجید محلہ صالح زئی وارڈ نمبر ۶۔ چن = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے
صلح پشین

۴۰۔ مولوی عبدالصمد سہتم مدرسہ مفتاح العلوم کلی فیض آباد ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۱۔ امیان کلی زیارت بیٹے زئی بذریعہ شیر محمد ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۲۔ مولوی تاج محمد ساکن کلی یا روروڈ ملازئی سب تحصیل کاریزات = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

صلح پشین

۴۳۔ نصراللہ خان ناظم مسجد شریف کلی اسحاق زئی خالووزی ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۴۔ حاجی خان محمد جامع مسجد چمن ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۵۔ ملک جبیب اللہ جامع مسجد کلاخوہ مارکیٹ بندروڈ پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۶۔ مسجد مدرسہ عربیہ مرکزی کلی مچان ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۷۔ سید بدیع الدین سہتم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم سراہان پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۴۸۔ حاجی عبدالحدی ناظم مسجد شریف ضلع پشین = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

صلح ژوب

۴۹۔ خصوصی مرمت و تعمیر مرکزی جامع مسجد ژوب بذریعہ اللہ داد کاڑ = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۳۰۰ روپے

۵۰۔ گرانٹ مدرسہ جامع میتا بازار - ژوب = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۹۰۰ روپے

۵۱۔ گرانٹ برائے مدرسہ افضل العلوم بادن زئی ژوب = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۹۰۰ روپے

۵۲۔ گرانٹ برائے مدرسہ عربیہ توبہ اسلام مرکزی جامع مسجد ژوب = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۹۰۰ روپے

۵۳۔ مدرسہ عربیہ تعلیم اسلام منزکی کاکڑ خراسان ضلع ژوب = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۹۰۰ روپے

۵۴۔ گرانٹ برائے مسجد ہید کوارٹر ژوب ملہشا = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۵۰۰ روپے

۵۵۔ گرانٹ برائے مسجد اسلام یار کالونی ژوب = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

۵۶۔ گرانٹ برائے مسجد بذریعہ حسن خان و اسلام خان مردان زئی - کشاوت = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

صلح ژوب

۵۷۔ گرانٹ برائے مسجد بذریعہ امیر محمد ولد سید محمد عمر خیل مردان زئی - کشاوت = ر، ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

صلح ٹوب

- ۵۸۔ ملک محمد عیسیٰ ولد محمد تور ذات عمر خیل مردان زئی کشا تو۔ صلح ٹوب = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۵۹۔ حافظ عبدالقیوم کلی لوڈا مسجد ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۰۔ سید خان ولد محمد اکرم پرپال کلی تحصیل شیرانی ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۱۔ مولوی نور محمد پیش امام چنگی مسجد صلح ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۲۔ مودخان ولد دولت مردان زئی شفالو ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۳۔ مہتمم عبدالباقي خان آف چینہ ملورزی صلح ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۴۔ شیر زمان پولی شیکل مسجد بذریعہ PA ٹوب
 = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۵۔ ساکنان قمر الدین کا کڑ خراسان بذریعہ مولوی پھجھی = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 قمر الدین کاربیز ٹوب، صلح ٹوب

- ۶۶۔ مولوی عبد الجلال مہتمم مدرسہ افضل المدرس بادن زئی صلح ٹوب = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۷۔ تکریف خان ولد لعلون کشتہ کلی طریف خان ٹوب صلح ٹوب = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۸۔ مولوی عظیم خان ناظم مسجد کلی سردار ان مرغبہ کبزی ٹوب، صلح ٹوب = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۶۹۔ نقیب اللہ ناظم مسجد ہر ک ٹوب، صلح ٹوب = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے

صلح قلعہ سیف اللہ

- ۷۰۔ مولوی عبد القدوس مہتمم مدرسہ مدینہ العلوم قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۵ روپے
 ۷۱۔ مسجد شریف ملک عبدالرحمن لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۷۲۔ مسجد شریف کلی راغب بذریعہ اسلام سب تحصیل لوئے بند
 قلعہ سیف اللہ

- ۷۳۔ مسجد شریف کلی میرا فضل سب تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۷۴۔ مسجد شریف کلی دروان سب تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۷۵۔ مسجد شریف کلی ہمبوب تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے
 ۷۶۔ مسجد شریف کلی ولی محمد لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۰۰۰،۱۰ روپے

- ۷۷- مسجد شریف کلی زراعتیہ لوئے بند قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۷۸- مسجد شریف کلی غنڈی ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۷۹- مسجد شریف منزکی۔ اندر بس قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۰- مسجد شریف کلی مرد فقیر زئی قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۱- مسجد شریف کلی نیاز محمد اور گنی قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۲- مسجد طور تسلی تحصیل مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۳- مسجد کلی تو روا مرغہ تحصیل مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- بذریعہ مہتمم کل یا ر مسجد ہذا
- ۸۴- مسجد کلی لوئے بند تحصیل مسلم باغ بذریعہ روز دین مہتمم مسجد ہذا = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
ضلع قلعہ سیف اللہ
- ۸۵- مسجد کلی کجھو تحصیل مسلم باغ بذریعہ ملک راز محمد = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۶- مسجد جامع مرکزی مسلم آباد بذریعہ متولی مسجد ہذا ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۷- مسجد کلی رسول چوفی تحصیل مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۸- قاری غلام مصطفیٰ مہتمم مدرسہ تجوید القرآن غورزئی۔ ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
- ۸۹- مسجد کلی بشیرا خوندزادہ۔ حیدر زئی تحصیل و ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۵،۰۰۰ روپے
- ۹۰- مسجد کلی ملا خداۓ زی نذر اختر زئی تحصیل و ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۵،۰۰۰ روپے
- ۹۱- مسجد کلی مطیع اللہ اخوندزادہ غور زئی تحصیل و ضلع قلعہ سیف اللہ = ر، ۵،۰۰۰ روپے
- ۹۲- مولوی جان محمد جو گیزی مدرسہ زیارت المدارس شیران روڈ جو گیزی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
ضلع قلعہ سیف اللہ
- ۹۳- مولوی نقیب اللہ والد محمد یعقوب مسجد نبو آبادی۔ مسلم باغ۔ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
سیف اللہ
- ۹۴- ملا عبد الواحد مسجد شریف ماریا خدا ایڈ اوزئی تحصیل مسلم باغ۔ = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
ضلع قلعہ سیف اللہ

- | | |
|-------------|---|
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مولوی عبد الجبار ولد سدو کلی سد و قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مولوی گل محمد آف تحصیل قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مولوی ابو بکر ولد پنڈک آف سور غور زئی ضلع قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد کلی امان ہر کی سب تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد کلی فیض کو ز پکھ ضلع قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد کلی غیر تحصیل لوئے بند ضلع قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد تکیہ ملا عبد الرحیم سب تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد کلی شاخ لوئے بند ضلع قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | پیش امام مسجد نو کلی حیات مردانہ زئی قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | پیش امام مسجد نو کلی حیات مردانہ زئی قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | پیش امام مسجد شریف کلی شیخان جنگل قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مسجد شریف درباری کاریز تحصیل لوئے بند قلعہ سیف اللہ |
| = ر، ۰۰۰۰۰ | مولوی عبد الغفور امام مسجد لوئے بند کلی تحصیل مسلم باغ ضلع |
| = ر، ۳۰۰۰۰ | قلعہ سیف اللہ
گرافٹ مدرسہ عربیہ شیمی تجوید القرآن مزگر قلعہ سیف اللہ
ضلع لور الائی |
| = ر، ۵۰۰۰۰ | مولوی عبد الحکیم مسہتم مدرسہ انوار العلوم کلی خیاںی لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | مولوی جان محمد جعفر ساکن درگ موئی خیل لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | قاری مولوی گل محمد مسہتم مسجد کلی جلال آباد لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | گرافٹ برائے اصفر لونی مسجد بذریعہ ڈپنی کشنز لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | موئی گل ولد بوری تحصیل موئی خیل ضلع لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | حاجی فیض محمد مسہتم ہاشمی محلہ وارڈ نمبر ۲ لور الائی |
| = ر، ۱۰۰۰۰۰ | مولوی نور الحق سیکر بڑی مدرسہ تاج المدارس لور الائی |

مکران ڈویژن

- ۴۷۔ ریلیز فنڈ کشر مکران ڈویژن تربت برائے جامع مسجد مرکزی تربت = رپ ۳۰۰،۰۰۰
 ۴۸۔ ریلیز فنڈ جامع مسجد نیک آباد گرمنان ضلع پنجاب = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

نصیر آباد ڈویژن

- ۴۹۔ ریلیز فنڈ ڈپٹی کمشنر کچھی برائے تاریخی مسجد گند اوہ بذریعہ صدر = رپ ۱۵۰،۰۰۰ روپے
 منجھنگ کیٹی گند اوہ ضلع کچھی

- ۵۰۔ ریلیز فنڈ کشر نصیر آباد ڈویژن برائے مرمت مسجد ڈھاڑھاڑ خواشیں قلات = رپ ۲۰،۰۰۰ روپے
 ضلع کچھی

- ۵۱۔ جامع مسجد ڈھاڑھاڑ ریلیز کشر نصیر آباد ڈویژن = رپ ۲۰۰،۰۰۰ روپے

- ۵۲۔ مسجد ڈھاڑھاڑ شریذ ریعہ کشر نصیر آباد ڈویژن = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۳۔ مولانا محمد حیات القادری مسہتم مدرسہ دارالعلوم غوثیہ ڈیرہ مراد جمالی = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے
 بذریعہ ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ مراد جمالی

- ۵۴۔ پائیدی خان مسہتم مسجد نوتال بذریعہ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ مراد جمالی = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۵۔ درگاہ پیر سید قبول شاہ جلال خان گاؤں بھاگ ضلع کچھی ریلیز فنڈ ڈپٹی کمشنر کچھی = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۶۔ مسہتم مسجد گوٹھ لال محمد روسی تحصیل جھٹ پٹ بذریعہ کشر نصیر آباد ڈویژن = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۷۔ مولوی محمد موسیٰ پیش امام مسجد غوثیہ رضویہ دار ڈنبر ۲ اونٹہ محر = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۸۔ مرمت مسجد نوتال ریلیز ڈپٹی کمشنر جنپور آباد = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۵۹۔ مسجد انوار ہاؤ ڈیرہ مراد جمالی بذریعہ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ مراد جمالی = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

- ۶۰۔ جامع مسجد ریلوے اسٹیشن ڈیرہ مراد جمالی ریلیز فنڈ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ مراد جمالی = رپ ۱۰،۰۰۰ روپے

قلات ڈویژن

۳۴۔ مرمت جامع مسجد موضع کو گو منکے ضلع خضدار فنڈر ریلیز نو = روپے ۵۰،۰۰۰ = روپے

ڈپٹی کمشنر خضدار

۳۵۔ مرمت جامع مسجد کالونی خضدار فنڈر ریلیز نو ڈپٹی کمشنر خضدار = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۳۶۔ جامع مسجد ٹاؤن خاران ریلیز فنڈر نو ڈپٹی کمشنر خاران = روپے ۱۰۰،۰۰۰ = روپے

۳۷۔ تاریخی مرکزی جامع مسجد بازار مستونگ فنڈر ریلیز نو = روپے ۱۲۵،۰۰۰ = روپے

ڈپٹی کمشنر مستونگ

۳۸۔ تاریخی مسجد چشمہ قلات ریلیز فنڈر نو ڈپٹی کمشنر قلات = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۳۹۔ جامع مسجد منزل باغ قلات ریلیز فنڈر نو ڈپٹی کمشنر قلات = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۴۰۔ ریلیز فنڈر کمشنر قلات ڈویژن برائے مرمت حلقہ مسجد موضع کرخ = روپے ۳۰،۰۰۰ = روپے

۴۱۔ مہتم حاجی محمدزادہ محمد جوک تحصیل سوراب ضلع قلات = روپے ۱۰،۰۰۰ = روپے

۴۲۔ حاجی شاہ محمدوارڈ نمبر ۲ ٹاؤن خاران بذریعہ ڈپٹی کمشنر خاران = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۴۳۔ مولوی غلام مصطفیٰ مہتم درسہ انوار العلوم چڑک کدر ضلع قلات = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۴۴۔ مہتم مسجد عزیز آباد ضلع مستونگ = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۴۵۔ مولوی محمد یعقوب مہتم درسہ مہمنت العلوم کاؤں کرمت علی = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

بسمیدھ خاران

۴۶۔ مہتم مسجد ٹاؤن کیشی محمد یوسف قلات = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

۴۷۔ مہتم درسہ دارالعلوم پرنسپل آباد ضلع مستونگ = روپے ۱،۰۰۰ = روپے

صلع چاغی

۴۸۔ فنڈر ریلیز P-A چاغی برائے مرکزی جامع مسجد النبیین بذریعہ = روپے ۷۳۳ = روپے

مولانا قادر بخش مہتم رخیب مسجد بہا

- ۴۳۵ - مولانا عبدالطاهر مسہتم مدرسہ آیاالعلوم کلی غریب آباد نوٹکی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 ۴۳۶ - مولوی سید نور شاہ مسہتم مدرسہ عربیہ دارالعلوم مسلم آباد نوٹکی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 ۴۳۷ - قاری سعد اللہ مسہتم مدرسہ عربیہ اسلامیہ تحصیل والبندین ضلع چانی = ر، ۱۰،۰۰۰ اردوپے
 ۴۳۸ - مولوی علی احمد مسہتم مدرسہ عربیہ اسلامیہ فیض العلوم صیمنی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 تحصیل سب ذویرین والبندین ضلع چانی
 ۴۳۹ - مولوی خداۓ نذر خلیل الرحمن مدرسہ عربیہ القرآن فتحان = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 پارڈر ضلع چانی۔ نوٹکی۔

سبی ڈویژن

- ۴۵۰ - حاجی داوم الدین مسہتم خطیب جامع مسجد کمبینڈوالی محلہ قصاباں = ر، ۱۰،۰۰۰ اردوپے
 ضلع سبی
 ۴۵۱ - مسہتم مدرسہ سول کالونی مسجد سوئی ریلیز فڈ ٹو کشنسی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 ۴۵۲ - مسہتم مسجد بیکڈیرہ بجھنی انجمنی = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 ۴۵۳ - سردار شہباز خان سکریٹری انجمن اولہا جامع مسجد زیارت = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے
 ۴۵۴ - فڈریلیز ٹو A-P-K بولوار اے جامع مسجد کوہلو = ر، ۱۰۰،۰۰۰ روپے
 ۴۵۵ - امام بخش ولد کرم بخش ساکن تلی برائے زیر تعمیر مسجد بذریعہ DC سبی = ر، ۱۰۰،۰۰۰ اردوپے
 ۴۵۶ - جامع عربیہ انوار العلوم کواس۔ ضلع زیارت = ر، ۱۰،۰۰۰ روپے

**حاجی محمد شاہ مردان زی (وزیر زکوٰۃ) - اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو
کریں۔**

مولوی امیر زمان - جناب اسیکر میرے ذہن میں یہ ہے کہ اس کے لئے جناب وزیر
صاحب نے کون سامعيار مقرر کیا تھا کہ کسی جگہ ایک مسجد کے لئے ایک لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے
ایک مسجد کے لئے تین لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے ایک مسجد کے لئے پچاس لاکھ روپے کی

رقم مقرر کی جنی ہے ایک کے لئے دس ہے ایک کے لئے پانچ ہے ایک کے لئے چھ ہے یعنی کس معیار پر یہ پیسے تقسیم ہوئے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - یہ اس طرح پالیسی بن گئی کہ ایک ہے جامدہ مسجد جس کا بی اینڈ آر اسٹیٹیٹ بنائے گا اور ایک ہے تاریخی مسجد جس میں تاریخی مذہبیہ بھی اسٹیٹیٹ ملکہ بی اینڈ آر بنائے گا۔ چاہئے ایک لاکھ روپے کا بن گیا چاہئے چار پانچ لاکھ روپے بن گیا ہو سکتا ہے پانچ لاکھ کی وجہ پر ہم ڈھائی لاکھ روپے دے دیں ایک ہے عام مسجد جوں ہماں مسجد ہے اس کے لئے ہم دس ہزار روپے سے زیادہ نہیں دے سکتے یہیں پانچ ہزار یا دس ہزار روپے کے درمیان۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا امیر زمان صاحب۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ ضلع کوئٹہ میں کتنی تاریخی مساجد ہیں پات میری کمل نہیں ہے یہاں آپ نے لکھا ہے ۷۳ مساجد کوئٹہ کے ہیں اور اسی طرح جو کران ڈوبن کے ہیں وہ صرف دو مساجد ہیں یہ کیا معیار ہے یعنی کوئٹہ میں ۷۳ اور کران میں ۲ اور اسی طرح نصیر آباد میں ۲۶ ہیں اور قلات ڈوبن میں ۲۳ ہیں اور چافی میں ۶ ہیں اور.....

جناب ڈپٹی اسپیکر - نہیں مولانا صاحب اس میں آپ کیا.....

مولوی امیر زمان - میرا مقصد یہ ہے کہ ہر ضلع میں اتنی مساجد.....

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - میں مسجد کے پیچھے نہیں جاتا ہوں کہ کمال کتنی مساجد ہیں نہ میں گنتا ہوں جس آدمی نے درخواست دی ہے اور ان شرائط کو کمل کیا ہے جیسے ڈی سی نے ریکومنڈ (recommend) کی ہو گی اور ملکہ بی اینڈ آر نے اسٹیٹیٹ بنایا ہو گا اس کو ہم نے پیسے ریلیز کر دیا چاہے ایک ضلع میں ایک ہے چاہے بیس ہیں۔

مولوی امیر زمان - آپ نے تاریخی اور جامع کی بات کی.....

حاجی محمد شاہ مردان زئی - تاریخی جامع.....؟

مولوی امیر زمان - آپ یہ تائیں کہ ٹوب میں تاریخی مساجد کتنی ہیں اور کونہ میں تاریخی مساجد کتنی ہیں؟

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) - ٹوب میں تاریخی نہیں جامع مسجد ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں مولانا صاحب اس کا جواب آپ کا ہے کیونکہ کوئی بڑا ہے اس لئے میں نیا ہد مسجدیں آتی ہیں ہاتھ جو چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں لازمی ہات ہے کہ وہاں مسجدیں کم ہوتی ہیں اور بھی جامع مسجد بھی شروع اور پرانے.....

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میرا سوال یہ ہے کہ تاریخی مسجد کا کوئی معیار ہے؟

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) - معیار ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں اس سوال کا جواب آپ کا ہے اور پھر اس طرح بھی ہے محمد شاہ صاحب نے کہا ہے کہ پہلے اشیائیں بنایا جاتا ہے۔

مولوی عبد الباری - حاجی صاحب نے تاریخی مسجد کا کیا معیار بتایا ہے؟

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) - تاریخ میں حصہ ہوا سے کسی بادشاہ نے بنایا ہو کسی پیر نے اس میں نماز پڑھی ہو۔

مولوی عبد الباری - یہ تو معیار نہیں یہ تو عمرہ ہے۔

مولوی امیر زمان - سوال نمبر ۶۸۳

X ۶۸۳ مولانا عصمت اللہ (مولوی امیر زمان صاحب نے پوچھا) - کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلامی مدارس کے تعاون کے لئے سالانہ بحث میں رقم مخفف کی جاتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۹۳-۱۹۹۱ء اور ۹۴-۱۹۹۲ء کے دوران

اسلامی مدارس کے لئے کس قدر رقم رکھی گئی ہے۔ نیزاں رقم سے مستفید شدہ مدارس کی تعداد کی ضلع وار تفصیل اور اس بارے میں حکومت کی ترجیحات سے آگاہ فرمائیں؟

حاجی محمد شاہ مردان زکی (وزیر زکوٰۃ) - (الف) زکوٰۃ کے نظام میں بحث نہیں ہوتا بلکہ ششماہی گرانٹ ہوتی ہے۔ جس کا مرکزی زکوٰۃ کے نظام کے تحت آٹھ فیصد دین مدارس کے لئے منصوص ہوتا ہے۔

(ب) نظام زکوٰۃ کی موجودہ پالیسی کے مطابق زکوٰۃ سال کیم رمضان المبارک سے شروع ہوتا ہے اور ۳۰ شعبان المظہم کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ سال کے دوران مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے بلوچستان صوبائی زکوٰۃ فنڈ کو دو ششماہی اقساط کے تحت رقم منتقل ہوتی ہے۔ ہر قسط کی رقم ۳۸،۳۰،۰۰۰ روپے اور سالانہ مجموعی طور پر مبلغ = ر. ۴۸،۳۰،۰۰۰ روپے دینی مدارس کے لئے منصوص کئے جاتے ہیں مالی سال ۹۷-۹۸ء (زکوٰۃ سال ۱۴۲۲ھ-۱۴۲۳ھ) کے دوران تینیں دیں اور چوبینیں دیں اقسام کی رقم دینی مدارس کی مدینیں موصول ہوئی جب کہ باکیں دیں اقسام کی رقم بھی صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں جمع تھی۔ اس طرح کل رقم مبلغ = ر. ۵۲۰،۰۰۰ روپے موصول ہوئی جس میں سے صوبہ کے لئے ۲۸۰ دینی مدارس میں ۶،۹۳۶ زیر تعلیم اقامتی طلباء کے لئے مبلغ = ر. ۱۰،۹۳۴،۳۰۰ روپے کی رقم زکوٰۃ سال ۹۷-۹۸ء بھرطابیں ۱۴۲۲ھ میں دی گئی جب کہ دوران زکوٰۃ سال ۹۳-۹۴ء بھرطابیں ۱۴۲۳ھ کے دوران اب تک تینیں دیں اقسام کی رقم مبلغ = ر. ۳۸،۳۰،۰۰۰ روپے مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے موصول ہوئی ہے۔ اس طرح سابقہ بھرطابیا رقم مبلغ = ر. ۴۰۰،۶۰۰ روپے ۵ ملک اکر صوبہ کے ۲۲ دینی مدارس میں ۵۳۲ زیر تعلیم اقامتی طلباء کے لئے مبلغ = ر. ۱،۳۶۰ روپے کی رقم دی گئی ہے۔ دلوں سالوں کے دوران دی گئی رقم کی ضلع وار تفصیل یوں ہے۔

رقم دی گئی	نمبر شارٹام ضلع	تعداد دینی مدارس	تعداد اقامتی طلباء	رقم دی گئی
۱۴۲۳ھ ر. ۹۳-۹۴ء	۱۴۲۳ھ	۲	۶،۹۳۶	۱۰،۹۳۴،۳۰۰
۱۴۲۲ھ ر. ۹۳-۹۴ء	۱۴۲۲ھ	۲	۵۳۲	۴۰۰،۶۰۰
۱۴۲۲ھ ر. ۹۳-۹۴ء	۱۴۲۲ھ	۲	۵۳۲	۱،۳۶۰

) کوئی ۲۸ ۲۳ ۴۳۹ ۲۷۵۳ ۴۳۹ ۲۷۵۳ روپے ۱۰۰،۶۷۷ روپے

۱) پشن	۳۶	۳۶	۲۰۷۰	۲۷۸	۲۰۷۰	۵۹۰۳۰۰ رپے	۸۰۰۴۸۸۰ رپے	۴۷۸	۲۰۷۰	۵۹۰۳۰۰ رپے	۳۲۶۳۰۰ رپے	۵۳۸	۲۷۸	۳۶	۳۶	۵۹۰۳۰۰ رپے	۳۲۶۳۰۰ رپے	۵۳۸	۲۷۸	۳۶	۳۶			
۲) چافی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	
۳) ٹوب	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳	۲۰	۲۳
۴) قلعہ سیف اللہ	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲	۱۸	۲۲
۵) لورالائی ٹشول	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳	۳۸	۵۳
۶) موسیٰ خیل ہارکھان	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

۷) تبت	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	
۸) پنجگور	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۹) نژارت	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶
۱۰) سبی	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵	۸	۵
۱۱) بولان	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۱۲) فیض آباد	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱
۱۳) جعفر آباد	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۱۴) قلات ٹشول	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	۲۲	۲۸	

ستونگ

۱۵) خاران	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	
۱۶) سبیلہ	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	
۱۷) خضدار	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۲۲
۱۸) ذیروہ گنڈی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
میزان	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰	۲۲۷	۲۸۰

(ب) مدارس کو امداد کئے کسی حکومتی ترجیحات کی شرط نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے مدارس کا وجود ہاتھ اور گلے سے چنان اقامتی وغیرہ اقامتی طلباء کی مستند تعداد اور ابتداء ان کے لئے رہائش و تدریسی کمرے اور تعلیم و خواراک کا سامان موجود ہوتا اور مستند کادر رہے سے مستقل وابستہ

ہونا ضروری ہے۔ درخواست ملنے پر ان تفصیلات کی موقع پر تصدیق بتوسط صلح زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین و دیگر ذرائع سے کی جاتی ہے۔

مولوی امیر زمان - یہاں پر فضل صاحب نے لکھا ہے کہ زکوٰۃ میں ششماہی گرانٹ ہوتی ہے جس کا مرکزی زکوٰۃ کے نظام کے تحت ۸ دینی مدارس کے لئے مختص ہوتا ہے صوبائی حکومت کی طرف سے کیا کوئی گرانٹ نہیں ہے؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - ششماہی گرانٹ ہے چہ چہ میئنے کے بعد دیتے ہیں۔

مولوی امیر زمان - کیا مرکزی حکومت دیتی ہے؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - جی ہاں۔

مولوی امیر زمان - کیا صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں ہے؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - زکوٰۃ کے سارے پیسے مرکزی وفاقی حکومت کی طرف سے آتے ہیں اور یہاں پر تقسیم ہوتے ہیں۔

مولوی امیر زمان - میں زکوٰۃ کی بات نہیں کر رہا ہوں میں گرانٹ کی بات کر رہا ہوں میری یادداشت کے مطابق صوبائی حکومت کی طرف سے مساجد کے لئے کچھ گرانٹ مقرر ہوا تھا وہ کروڑ روپے تھے اب پتہ نہیں کہ وہ تقسیم ہو گئے ہیں تو کس معیار پر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب میرے خیال میں یہ دوسرا سوال جو ہم لوگ آئے ہیں تو اس میں سے میرے خیال میں پہلے ہزار روپے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے دیئے ہیں وہی گرانٹ کی قفل میں ہو گا۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب یہ وزیر اعلیٰ کے نہیں تھے لہکہ باقاعدہ..... وزیر خزانہ صاحب یہاں پر موجود ہیں جبکہ سے باقاعدہ کچھ پیسے دینی مدارس کے لئے گرانٹ کی

کل میں منظور ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی مردان زلی صاحب مولانا صاحب کا سوال ہے.....

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) - مولانا صاحب کا اس غمی سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اے ڈی پی کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نہیں نہیں مولانا صاحب کا سوال یہ ہے کہ کیا صوبائی حکومت نے گرانٹ کی کل میں زکوٰۃ میں کچھ پیسے دیے ہیں؟

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر) - ایک ہی سہ بھی نہیں دیا ہے۔

مولوی امیر زمان - وزیر خزانہ صاحب اگر کچھ وضاحت کر دیں تو میرے خیال میں بجٹ میں کچھ پیسے رکھے گئے تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - انہوں نے توجہ اب دے دیا ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر، من شر صاحب نے تو نہیں میں نے جواب دے دیا ہے میرا خیال ہے کہ کچھ گرانٹ تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرا خیال ہے کہ بعد میں آپ ان کے ساتھ جیہر میں بیٹھ کر پات کر دیں۔ سوال نمبر ۶۸۳ مولانا عصمت اللہ صاحب

X ۶۸۳ مولانا عصمت اللہ (مولوی امیر زمان صاحب نے پوچھا) - کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا زکوٰۃ کی مد میں سالانہ کس قدر رقم تقسیم کی جاتی ہے اور تقسیم کی پالیسی کیا ہے۔ نیز سال روایا میں کتنے مستحقین زکوٰۃ مستفید ہوئے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مساکین محروم رہ جاتے ہیں اور رقم جیہر میں زکوٰۃ خود بد کردیتے ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس بارے میں حکومت نے کیا اقدام اٹھائے ہیں نیز اگر راجح شدہ پالیسی غبن کا ذریعہ ہے تو کیا اس بارے میں دفاعی حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ تلاکی جائے؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوٰۃ) - مرکزی زکوٰۃ کو نسل کی منظور کردہ پالیسی اور فصلہ جات کے مطابق مندرجہ ذیل مستحقین میں زکوٰۃ فضیل کی رقم تقسیم کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ سال کے دوران وہ ششماہی اتساط کی صورت میں مرکزی زکوٰۃ فضیل سے صوبائی زکوٰۃ فضیل کو رقم خلل کی جاتی ہے۔ ہر قسط کی شرح یوں ہے۔

- مقامی زکوٰۃ کیشیوں کے ذریعے کل قسط کا ۶۰ فیصد برائے ادا بیگی گزارہ الاؤنس مستحقین زکوٰۃ۔

- اسکولوں کا الجھوں یونیورسٹیوں کی طلباء کے لئے تعلیمی و خالص کل قسط کا ۲۰ فیصد۔

- دینی مدارس میں زیر تعلیم اقامتی طلباء کے لئے کل قسط کا ۸ فیصد۔

- سماجی، بہبود کے اداروں کے توسط سے مستحقین کو ادا بیگی کل قسط کا ۲۰ فیصد۔

۵۔ سخت عاصم کے اداروں کے توسط سے مستحقین مریضوں کے علاج و معاملہ کے لئے کل قسط کا ۳ فیصد۔

۶۔ دیگر خلق اخراجات کے لئے کل قسط کا ۳ فیصد۔

ملاوہ ایسیں مرکزی زکوٰۃ کو نسل کے فیصلہ کے مطابق ہوچستان میں تاحال رجڑ ۱۹۷۴ء میں مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی تقسیم کی میں = ۱۰۰ روپے ماہوار کی شرح سے ۱۶ ماہ تک ادا بیگی کے لئے ہر قسط کے ۶۰ فیصد کے ملاوہ مبلغ دو کروڑ ۷۷ لاکھ ۳۲ ہزار آنھ سو روپے کی رقم اضافی طور پر فراہم کی جاتی ہے۔ ایک سال کے عرصہ میں تقسیم کردہ رقم کی تحصیل درج ذیل ہے۔

۷۔ مقامی زکوٰۃ کیشیوں کے ذریعے مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی ادا بیگی۔ ۲۷۷۵ = ۹۸۰،۰۰۰ روپے

۸۔ دینی مدارس میں زیر تعلیم اقامتی طلباء کے لئے و خالص کی ادا بیگی۔ ۲۳۰ = ۸،۰۵۹ روپے

۹۔ اسکولوں کا الجھوں یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلباء کے لئے و خالص کی ادا بیگی۔

۳۴۰۲ = ۳۴۹۶۲۳

۴۔ سماجی بہود کے اداروں کے توسط سے اور بہود گھر برائے مدد اگر ان کے لئے کی گئی ادائیگی۔

۵۔ = ۸۵۳۳۲۳، ۵

۶۔ صحت عالمہ کے اداروں کے توسط سے نیز افرادی طور پر مسحق زکوٰۃ مریض افراد کو ہر وون از صوبہ علاج و معالجہ کے لئے کی گئی ادائیگی ۳۳ = ر. ۷۰، ۷۰، ۳۰، ۷۰

۷۔ متفق اخراجات (شاریٰ بیاہ، نادار خواتین، مستقل بحال مستحقین، گزارہ الاؤنس غیر جزو مستحقین چھپوائی فارم آڈٹ فیس کی ادائیگی۔ ۲۰۲۸ = ر. ۲۸۶۵۷۰

میزان = ر. ۸۳۰، ۷۳۰، ۱۲۵

مرکزی زکوٰۃ کو نسل کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق اس وقت ہر مسحق زکوٰۃ کو ماہانہ = ر. ۲۰۰ روپے فی کس شرح سے ۶ ماہ کے لئے ادائیگی کی جاتی ہے۔ اس سے پہلے صوبہ کو مستحقین کی تعداد کی بجائے آبادی کی بنیاد پر رقم دی جاتی تھی اور اس کی منتقلی اور ادائیگی کا طریقہ کار بھی تعداد مستحقین کی بجائے آبادی ہی تھا جس کی وجہ سے مقررہ شرح گزارہ الاؤنس کی پابندی کو پس پشت ڈال دیا جاتا تھا۔ لیکن اب مستحقین کے لئے ۶۰ فیصد کی شرح سے جو رقم کل قسط سے دی جاتی ہے اس کے علاوہ اضافی رقم ملنے کی وجہ سے ہر مسحق کو = ر. ۲۰۰ روپے ماہوار کی شرح سے ہاتھ دی جاری ہے۔ جمال تک خردبرد کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ صرف چند علاقوں کی اکاؤنکیشیوں میں مستحقین کی تعداد زیادہ ہونے اور رقم رجڑو مستحقین کی تعداد کی مناسبت سے ملے کے باعث چیزیں متعلقہ کیشیوں نے تمام مستحقین پر رقم تقسیم کرنے کی خاطر مقرر شرح سے انحراف کیا۔ لیکن اس مسئلہ پر قابو پانے کے لئے مرکزی زکوٰۃ کو نسل سے رجوع کیا گیا ہے کہ بلوچستان میں مستحقین کی بست کی تعداد دور دراز فاصلے اور جھیلی ہوئی آبادی کے پیش نظر ابھی رجڑ نہیں ہو سکی لہذا افرست مستحقین پر نظر ثانی کی اجازت طلب کی گئی ہے۔ جمال کیسی رقم کی خردبرد ہونے کا امکان پایا گیا۔ دریافت لازمہ کے بعد یہ رقم متعلقہ چیزیں سے واپس وصول کر کے متعلقہ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کرادی گئی اور چیزیں مذکور یا پوری کمیٹی کو معطل کرو یا گیا یا ان کی بسکدوشی عمل میں لائی گئی لیکن ایسے واقعات بست ہی کم ہوئے ہیں۔

(ج) جز (ب) کے سلسلہ میں مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ تاہم ایسے معاملات کے بارے میں کارروائی لازمہ کے لئے ضروری اقدامات کے جاتے ہیں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کے آفسران کے طلاوہ مقامی انتظامیہ اور چیئرمین صاحبان، ضلع و تحصیل زکوٰۃ کیشیاں باقاعدگی سے صوبہ کے تمام کیشیوں اور زکوٰۃ فنڈ سے امداد حاصل کرنے والے اداروں کا موقع پر جا کر باقاعدگی سے ماہوار معانیسے کرتے ہیں اور سالانہ ریکارڈ کی پریتال کا کام بھی بخوبی سرانجام دیا جاتا ہے۔ جس کے لئے آڈٹ کا مستقل عمل موجود ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کو نسل کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق مقامی زکوٰۃ کیشیوں کی رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ حکومت کی وضع کردہ پالیسی ہرگز ہر گز غبن کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے غریب اور نادار مغلس افراد مستحق زکوٰۃ کے زمرے میں آتے ہیں اور یہ پالیسی ان کی کفالت اور امداد کا بھترین ذریعہ ہے تمام مقامی زکوٰۃ کیشیوں اور زکوٰۃ حاصل کرنے والے اداروں کا ہر سال آڈٹ کیا جاتا ہے اور ان آڈٹ رپورٹوں پر مکمل عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ ہر ماہ صوبہ بھر میں زکوٰۃ کی تقسیم سے متعلق اپنی ماہانہ پیش رفت رپورٹ کے ذریعہ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کو مطلع کرتی ہے اور صوبائی حکومت کو بھی آگاہ رکھا جاتا ہے۔

X ۶۸۰ مولانا عصمت اللہ - کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زیر تعمیر بلدیہ شاپنگ پلازا کے مکمل ہونے میں بست زیادہ تاخیر واقع ہوئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

(ب) مذکورہ پلازا کے فروخت شدہ حصوں کی قیمت کی وصولی کی تفصیل دی جائے نیز فروخت شدہ حصوں کی قیمت کی وصولی میں غیر ضروری تاخیر یا غیر معقول عذر کی صورت میں ان سودوں کی منسوخ نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات - (الف) بلدیہ شاپنگ پلازا کا کام عنقریب مکمل ہونے کو ہے اس منصوبے کی تغیریں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہوئی بلکہ یہ کام مقررہ معیاد میں مکمل ہو گا کام مکمل کرنے کی تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء ہے۔

(ب) بلدیہ شاپنگ سپریکس کے ہر فلور سے جو رقم ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ تک موصول ہوئی اس کی
تفصیل حسب ذیل ہے۔

- گراؤنڈ فلور	= ر ۳۸۹۷۸۸۶	روپے
- فرٹ فلور	= ر ۳۹۰۶۳۷۳	روپے
- سینٹر فلور	= ر ۱۲۱۰۰۰	روپے
- چڑھ فلور	= ر ۵۵۳۸۸۸۰	روپے
- نور تھر فلور	= ر ۲۹۹۳۵۰۰	روپے

اکٹھالی کم و بیش اپنی اقسام ادا کر رہے ہیں تاہم چند ایک کے معاملات میں تاخیر بھی رہتی ہے۔ جس کے لئے کار پوریشن مطلوبہ کارروائی کرنی رہتی ہے۔ جہاں تک الامتحن کی منسوخی کا تعلق ہے اس میں زیادہ قانونی تعجب گیاں پیدا ہونے کا امکان ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ الائی معاملات دیوالی عدالت میں لے جائیں ایسی صورت میں نہ صرف واجبات کی وصولی رک جائے گی بلکہ تغیر کی پیش رفت میں رکاوٹ کا امکان ہے۔

مولوی عبد الباری - جناب اسٹاکر یہاں دو یہ لکھا ہے کہ مستحقین کی نمرست میں اسکو لوں اور کالجوں میں ذمہ تعلیم طلباء کے لئے وظائف کی ادائیگی کیا طلباء مستحقین ذکور ہیں۔

جناب ڈپٹی اسٹاکر - کون سی سوال کی آپ.....

مولوی عبد الباری - ۲۸۳ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی اسٹاکر - ابھی سوال نمبر ۲۸۰ چل رہا ہے یہ سوال مولانا مصطفیٰ اللہ صاحب کا ہے کوئی ٹھنی سوال ہے؟

مولوی امیر زمان - جناب متعلقات دزیر مودود نیس ہے۔

نواپ محمد اسلام ریکیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسٹاکر متعلقات رکن بھی مودود نیس ہے جس نے سوال کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

مولوی امیر زمان - جو بھی فشنر صاحب جواب دنا چاہتے ہیں میں تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال نمبر ۲۲۷ مولانا غفور حیدری صاحب۔

X۔ ۲۲۷ مولانا عبد الغفور حیدری - کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع

فرمائیں گے کہ
سال ۱۹۴۸ء تا جنوری ۱۹۴۹ء کے دوران صوبہ کے تمام میں ٹیکنیکل شمول میں ٹیکل
کار پوریشن کوئی کے ترقیاتی رغیر ترقیاتی کاموں پر خرچ کی تفصیل دی جائے؟ نیز درائع آمدن اور
آمدن و خرچ میں توازن کی تفصیل بھی دی جائے؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۲۷ مولانا غفور حیدری صاحب کا ہے یہ
جتنے بھی سوالات ہیں ان کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے اس سے ہمارے
معزز رکن کا استحقاق محروم ہوا ہے اسیلی فور پر جواب نہیں دیا جاتا ہے یہ بالکل افسوس کی بات
ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ یہاں پر اسیلی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ
جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ یعنی مختلفہ ملکوں نے بالکل جواب نہیں دیا ہے۔ یہ اس لئے سوچا ہی
نہیں کیا ہے کہ یہ کوئی سوال ہے یا ہم سے پوچھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں یہ ان سوالات کے جوابات کچھ دنوں کے لئے
دیئے جائیں کیونکہ سوالات بہت بہت ہیں اور جوابات کے لئے کچھ وقت لگے گا۔

مولوی امیر زمان - پھر میری گزارش ہے کہ محکمہ بلدیات والے تمام سوالات کو موصول
کیا جائے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - (پاؤٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی فرمائیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - جناب اسپیکر میرے خیال میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان ایمیشنی (inefficiency) ہے اب ایک معزز رکن سوال کرتا ہے اور محکمہ کی طرف سے اس طرح ٹالا جائے کہ جی ”جواب موصول نہیں ہوا ہے“ کیوں موصول نہیں ہوا ہے جب کہ ہم پر دیکھنے کے مطابق پندرہ دن پلے روڑ آف بنس مطابق ہم جاتے ہیں پندرہ دن پلے ہم یہ دیتے ہیں؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ محکمہ کو پابند کریں کہ وہ اپنے آپ کو کم از کم کیسی وہ اپنے آپ کو تیار کریں وہ اسلامی کے سامنے جواب دے ہیں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان محکموں کو سختی سے لکھیں کہ وہ کیوں جواب نہیں دیتے ہیں۔ یقین کریں جناب اسپیکر صاحب، بت سے ایسے مجھے ہیں، میسا کہ محکمہ صحبت ہے ہمارے دو سال پلے کے جوابات ابھی تک نہیں آئے ہیں محکمہ روپیہ نہ ہے دو سال سے جوابات نہیں آئے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے میرا خیال ہے کہ ہم روڑ کو بھی اپنا نہیں رہے ہیں میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی جانب سے انکو سختی سے پابند کریں کہ ”آپ جواب دے دیں۔“

جناب ڈپٹی اسپیکر - روڑ آف بنس کے مطابق ہر ممبر کے جو سوال آتے ہیں تو ہر نشر جوابات صحیح وقت پر دیں اور اکادمیکا جو سوال آجائے ہیں جو تحصیل وغیرہ سے معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں میرے خیال میں ہر سوال کا جواب آنا چاہئے اور سوال نمبر ۱۱۳ اے اور ۱۵۱ جو مولانا حیدری صاحب کے ہیں مولانا عبد الغفور حیدری صاحب بھی نہیں ہیں اور نشر صاحب بھی نہیں ہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر اگر انہیں دوسرے اجلاس کے لئے موخر کیا جائے تو بہتر ہو گا دلوں صاحبان جب یہاں پر موجود ہوں گے تو سوال و جواب ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرا خیال ہے کہ ان دلوں سوالوں کو فریش نوٹس میں لایا جائے تو بہتر ہو گا۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب جواب موصول نہیں ہوا ہے اگر جواب

موصول ہوتا تو ہم فریش دوٹ دے دیتے چونکہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اللہ اسے موخر کیا
جائے جواب مگر سے آجائے سوال پہلے سے موجود ہے اللہ اسے آئندہ اجلاس کے لئے رکھا
جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - موخر کئے جاتے ہیں۔

X ۱۵۔ مولانا عبد الغفور حیدری - کیا وزیر ہدایات از راہ کرم مطلع
فرائیں گے کہ
صوبہ کے کن کن میوپل کیشیوں بیشوں میوپل کارپوریشن کوئنہ میں نئی رپانی مائل کی
کس قدر فائز ہے گیڈا گاڑیاں ہیں اور ان میں کتنی گاڑیاں خراب اور کتنی گاڑیاں صحیح ہیں۔ تفصیل
دی جائے؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

X ۱۶۔ مولانا عبد الغفور حیدری - کیا وزیر جنگلات از راہ کرم مطلع
فرائیں گے کہ
سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران صوبہ کے کن کن علاقوں میں تکور، روگیر جانوروں اور
پرندوں کے ہمار کے لئے پر مٹ جاری کئے گئے ہیں اور یہ پر مٹ کن کن لوگوں کو جاری کئے گئے
تھے؟
شہزادہ جام علی اکبر (وزیر جنگلات) - سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران ۲۷ء
حد پر مٹ برائے ہمار تکوار اور آڑپاں مندرجہ ذیل لوگوں کو وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کئے
گئے تھے۔ علاوہ ازیں پر مٹ از نمبر ۲۲ء تا ۲۷ء برائے ہمار اڑپاں گورنر بلوچستان کی طرف سے جاری
کئے گئے تھے۔

نمبر شمار	نام ہمار کئندہ	علاقہ ہمار	فکار تکوار روگیر	علاقوں فکار	جانور اور پرندگان
۲۰۰	شیخ راشد بن سعید الحداد	لسمید	حد پر مٹ	ڈپٹی چیف پروٹوکل نمبر	

شیخ محمد بن راشد المظفر (دہلی)

P ۹۰ (۳) - ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء، ۹، ۶

۲- خلیفہ بن زاہد الغیان کراون پرنس مطلع خاران رسمی ۲۰۰ عدد تکور ڈپٹی چیف پرنسپل نمبر

P (۳) ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء

آف ابودئی وڈپٹی کمائنر آف یو اے اور ماہر گوارنر

P (۳) ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء

۳- شہزادہ سلطان بن عبد العزیز میر سینی ۲۰۰ عدد تکور ڈپٹی چیف پرنسپل نمبر

P (۳) ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء

آف ڈیپس اور شہزادہ نیف بن

عبد العزیز وزیر داٹلہ (سعودی عربیہ)

۴- شیخ راشد بن میتی بن لیڑی ر مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور ڈپٹی چیف پرنسپل نمبر

P (۳) ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء

شیخ راشد بن میتی بن

سلیمان الخلیفہ (بحرین)

۵- شیخ خلیفہ بن احمد الطانی مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور ڈپٹی چیف پرنسپل نمبر

P (۳) ۱۸، ۶، ۹۰

مورخہ ۱۹۹۰ء

امیر آف قطر (قطر)

۶- شہزادہ سلطان بن عبد العزیز چانی مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور نمبر ۹، ۶، ۱۸، P (۳)

مورخہ ۹، ۶ - ۹، ۱۰

شہزادہ سلطان بن عبد العزیز

(سعودی عربیہ)

۷- شہزادہ نیف بن عبد العزیز سینی روکی مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور نمبر ۹، ۶، ۱۸، P (۳)

مورخہ ۹، ۶ - ۹، ۱۰

شہزادہ نیف بن عبد العزیز

(سعودی عربیہ)

۸- شیخ محمد بن راشد المظفر ہمی مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور نمبر ۹، ۶، ۱۸، P (۳)

مورخہ ۹، ۶ - ۹، ۱۰

شیخ محمد بن راشد المظفر

دہلی

۹- شیخ محمد بن راشد المظفر (دہلی) لبیلہ مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور نمبر ۹، ۶، ۱۸، P (۳)

مورخہ ۹، ۶ - ۹، ۱۰

۱۰- شیخ احمد بن میتی الخلیفہ کراون لیڑی مطلع کمی ۲۰۰ عدد تکور نمبر ۹، ۶، ۱۸، P (۳)

مورخہ ۹، ۶ - ۹، ۱۰

شیخ احمد بن میتی الخلیفہ کراون

لیڑی (بحرین)

پرنس کمانڈر اچیف (بھرمن)	
۴- شیخ ظیف بن زید الفصلان	
(بواے ای)	
۵- شیخ سرور بن محمد الفصلان	
(ابودین)	
۶- شیخ احمد بن جاسم بن فهد	
الکان (قطر)	
۷- شیخ ظیف بن احمد	
الخلیفہ (بھرمن)	
۸- شیخ راشد بن میلسی بن	
سلطان الخلیفہ (بھرمن)	
۹- شیخزادہ نیف بن عبد العزیز	
(سعودی عربیہ)	
۱۰- شیخزادہ سلطان بن عبد العزیز	
(سعودی عربیہ)	
۱۱- شیخ ظیف بن زید الفصلان	
بواے ای	
۱۲- شیخ سرور بن محمد النیعان	
بواے ای	
۱۳- شیخزادہ بندرا بن عبد العزیز	
سعودی عربیہ	
۱۴- شیخزادہ محمد بن بندرا بن	
محمد السعوڈ (سعودی عربیہ)	

۲۲۔ شیخ خلیفہ بن احمد (بغداد) نسیر آباد
P (۲) نمبر ۹۳۔ ۷، ۱۸، ۴۰، ۹۳۔ ۱۰، ۹۳
مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

۱۹۹۰ء

۲۳۔ مسٹر ڈوللہ ایڈورڈز اے ٹلے سیف اللہ ایک عدد اڑیاں نمبر ۹۰۔ ۸۹ -vIII (۲)
(جیساں امریکہ)
Fst(11491)94so(Dev)

مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

۲۴۔ مسٹر باریو I بولی ورکس ٹلے سیف اللہ ایک عدد اڑیاں نمبر ۹۰۔ ۸۹ -vIII (۲)
(یکسیکرو)
Fst(11491)94so(Dev)

مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

۲۵۔ مسٹر جے سوس پورین ٹلے سیف اللہ ایک عدد اڑیاں نمبر ۹۰۔ ۸۹ -vIII (۲)
(جیساں)
Fst(11491)94so(Dev)

مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

۲۶۔ مسٹر گنی ڈی کراوس ٹلے سیف اللہ ایک عدد اڑیاں نمبر ۹۰۔ ۸۹ -vIII (۲)
(جیساں)
Fst(11491)94so(Dev)

مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

۱۹۹۱ء

۲۷۔ مسڑاگر سلیمان لیون ٹلے سیف اللہ ایک عدد اڑیاں نمبر ۹۰۔ ۸۹ -vIII (۲)
(آل فرانس)
Fst,11491,94so(Dev)

مورخہ ۹۰، ۹۰، ۹۰

مولوی امیر زمان - جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ لیکن متعلقہ وزیر صاحب سے یہ
گوارش ہے کہ کیا عربی شہوں کے علاوہ کسی پاکستانی کو شکار کھینے کی اجازت ہے یا نہیں؟

مسٹر جام علی اکبر (وزیر جنگلات) - جناب اسپیکر ان شیخوں کو وکار کی اجازت فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے صوبائی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر عربی شیخوں کی کوئی خصوصیات ہے کہ انہیں وکار سکھانے کی اجازت ہے اور پاکستانیوں کی نہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب معزز رکن نے ہادیا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے اور وکار کے پرست وہی دیتے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر اس کی میں وضاحت کرتا ہوں مولانا صاحب خود بائی ہے یعنی وہ عربی اور عجمی میں فرق نہیں کر سکتے ہم ان کو کیا سمجھائیں؟

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر اس کا مطلب یہ ہے کہ عربوں کے پاس پہیے ہیں اور ہمارے پاس پہیے نہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر اری گلشن) - جناب اسپیکر عربی شیخوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اس ملک میں بہت دینی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں مالی Financial فانسلی - میرے خیال میں یہ سب سے بڑی خوبی ہے۔ ان کا ہمیں خیال رکھنا چاہئے۔ اگر وہ سپورٹ کر رہے ہیں ہمارے سیاست پر ہمارے ملک ہماری پارٹی کو امداد ملتی ہے۔ تو یہ ستموں خوبی نہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر انہوں نے کسی دینی جماعت سے تعاون نہیں کیا سوائے چند حضرات کے یا چند علاقوں کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ سوال سے متعلق منی سوال کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر اری گلشن) - مولانا صاحب آپ ان لوگوں کے نام بتادیں جنہیں شیخوں سے رقم ملتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - جناب اسپیکر میں اس کو اس طرح رکھتا ہوں کہ اس وکار کے بھانے جو شیخ حضرات یہاں آتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو روایات ہیں ہم بار بار روایات کی بات کرتے ہیں۔ کیا بلوج اور پشتوں کی روایات یہ ہیں کہ وہ شیخ کے لیے لوگوں کو جمع کر کے ان کا استقبال کریں۔ مخفی ایک یا دو لاکھ روپے کے عوض وہ اپنی روایات کو حکومت کی موجودگی میں جس میں حکومت کے وزراء کرام اور یہاں کے یورو و کسی بھی ہے وہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ گھریاں ملیں پیسے ملیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوجستان کے حوالہ اور ان کے روایات کے سات انتہائی زیادتی ہے۔ میں آپ کی توسط سے ٹریوری ہنجزو پر ہمارے جو دوست حضرات بیٹھے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پچھلے دونوں آپ تصور نہیں کر سکتے کہ خاران میں جو شیخ صاحب آئے تو ہمارے خاران میں پہلی کمیٹی کے ڈسٹرکٹ کونسل کے تمام کو نسلر صاحبان کی پک آپ گاڑیوں میں سوار ہو کر ان کے ہاں گئے سربراہ بجہہ ہوئے ہمارے وزراء صاحبان کی موجودگی میں چیف ڈسٹرکٹ صاحب کی موجودگی اور وزیر اعظم صاحب کی موجودگی میں اور شیخ صاحب نے پانچ لاکھ روپے دے دیں کہ آپس میں تقسیم کریں کیا یہ ہمارے تذمیل نہیں۔ ہم ان مسئللوں کو کیوں نہیں لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لیے جو ٹریوری ہنجزو میں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، ہم کیوں اس حد تک جاتے ہیں۔ ایک لاکھ دو لاکھ کے لیے ان کے پیچے گئے ہوئے ہیں کہ خدا کے لیے آجائے شکار کھیلیں اور ہمیں کچھ نوازیں یہ ہماری بد قسمی ہے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ اس پر سوچیں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر ایری گیشن) - اسپیکر صاحب اس کا جواب تو دراصل وزیر جنگلات کو دینا چاہئے تھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ اتنا سمجھنے نہیں جتنا ہم اس کو لیں رہے ہیں۔ غیرت اور حیا کا مسئلہ بنارہے ہیں۔ سوال اتنا ہے کہ یہ جو شیخ ہیں ان کے پاس بے پناہ دولت ہے اور وہ ہمارے ڈیپمنٹ کے لیے پیسے دیتے ہیں۔ اور اس کے عوض گورنمنٹ ان کو وکار کھلنے کی سولت دیتی ہے۔ اس میں نہ ہماری قوی و قار کو کوئی نقصان اور نہ صوبائی وقار کو اور نہ پشتوں اور بلوج کا وقار اس میں آتا ہے۔ صرف معمولی سی بات ہے کہ ان کے پاس پیسے

ہمت ہے۔ اور حقیقت میں انہوں نے یہاں بڑے بڑے ہسپتال اور کروڑوں اور اربوں ڈالریاں پر ٹکلٹ جگہوں پر خرچ کرتے ہیں اگرچہ بلوچستان میں انہوں نے کچھ نہیں کیا ہمارے لئے کچھ نہیں کیا تکور ہمارے علاقے کے مگر ہمیں کچھ فائدہ نہیں ملا۔ اگر مل جاتا بلوچستان کے ڈولپمنٹ کے لئے ہسپتال اسکوڑ کا بخوبی وغیرہ بناتے۔ میرے خیال میں اس معاملے کو آگے نہیں لے جانا چاہیے جہاں تک بلوچ پشتوں روایات کی بات ہے۔ البتہ میں ذاتی طور پر ڈاکٹرمالک صاحب سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے وزیر ذاتی طور پر اس قسم کے حرکتیں نہ کریں۔ جس سے ہماری سب کی ہو اور بلوچ پشتوں روایات کے خلاف ہو مگر جہاں تک ہٹکار کھیلنے کے لئے پر منٹ کا تعلق ہے۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں۔ کہ وہ ڈولپمنٹ کے لئے فنڈ دیں اور اس کے بدالے ان کو ہٹکار کے ایک آدھ پر مٹھیا کریں۔

ڈاکٹرمالک بلوچ - اگر گورنمنٹ آف بلوچستان یہ چاہتی ہے کہ ان کے ساتھ باقاعدہ پیکٹ کریں۔ کیونکہ ہمیں ڈولپمنٹ کی ضرورت ہے گواں سلسلے ان کے ساتھ باقاعدہ طے ہونا چاہیے کہ ہمیں سالانہ بلوچستان کے لئے اتنی رقم دے اور تکور کے ہٹکار کھیلیں۔ لیکن جس حوالے ان کی خوش آمدید پر لوگوں کو اٹھا کر لے جانا یہ مناسب نہیں کیونکہ اب تک ان کی پیسوں سے بلوچستان میں اتنی بڑی ترقی مجھے نظر نہیں آتی۔ مساوائے خاران میں ایک ہسپتال تعمیر ہوایا کچھ لوگوں کی جیسیں بھر جاتی ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کو Tackle نیک کرے۔

جام علی اکبر (وزیر جنگلات) - جتاب اپنیکر جس طرح معزز رکن نے کماکر لوگ جیسیں بھرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جو لوگ انفرادی طور پر چیزیں دھلٹ کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ذاتی طور کوئی رقم نہیں لی۔ اگر ان پیسوں سے بلوچستان میں ڈولپمنٹ ہوتی ہے تو یہ اچھی بات ہے۔ اور ہٹکار کھیلنے کی اجازت فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے۔ اور باقاعدہ اس وقت جس وقت سے پاکستان وجود میں آیا ہے۔ یہ ہمارا سبجیکٹ نہیں مرکز سے جتنے علاقوں ان کو الٹ ہوتے ہیں فاران آفیسرز سے باقاعدہ اس نئے شیخ آتے ہیں۔ شاید ان کی کوئی نہیں وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی قرارداد پیش کریں مرکزی حکومت کو تو بہتر ہو گا۔

میر باز محمد خان کمہتران (وزیر ماحولیات) - جناب اسپیکر مجھے اجازت
ہے بولنے کی؟
جناب ڈپٹی اسپیکر - ہی۔

میر باز محمد خان کمہتران (وزیر ماحولیات) - جناب اسپیکر جس طرح جام
صاحب نے مرکزی حکومت کو قرار داد پیش کرنے کی بات کی میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر - میر باز صاحب آپ نے تقریر شروع کی البتہ اگر ضمنی سوال کرنا
چاہئے ہوں یہ دوسرا بات ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زلی (وزیر زکوٰۃ و عشر) - جناب اسپیکر میر باز صاحب خود
وزیر ہے وہ سوال نہیں کر سکتا
جناب ڈپٹی اسپیکر - اس پر کافی بحث ہوئی اس کو ادھر یہ ختم کر دیتے ہیں۔

مولوی عبد الباری - جناب اسپیکر میرے خیال میں وزیر صاحب کو ایک لمبی تقریر
کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ عرصہ دو سال سے معزز وزیر صاحب نے کسی بھی سیشن میں
بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب سیکریٹری اسٹبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
رخصت کی درخواستیں

محمد حسن شاہ (سیکریٹری اسٹبلی)

جناب سردار شاہ اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ چند ناگزیر وجہ کی بناء پر آج کے
اسٹبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصرین المذا آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - سچوں علی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ چند ناگزیر وجہ کی بناء پر

کراچی جا رہے ہیں لہذا ان کے حق میں (۲۰) تا (۲۳) مارچ رخصت منظور فرمائی جائے
جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - جانسن اشرف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز
ہے اور اسٹبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک سرکاری
میننگ کے سلسلے میں کراچی گوادر اور تریت جا رہے ہیں لہذا ان کے حق میں یوم ۱۶ اور ۲۰
ماਰچ ۱۹۹۳ء کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - میر ہایون مری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کے
سلسلے میں کراچی جا رہے ہیں اور اسٹبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا ایک یوم کی رخصت
منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - جاتب ندو الفقار علی گھسی نے اطلاع دی ہے کہ وہ بیماری کی وجہ سے
کراچی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں لہذا انہوں نے رخصت میں ایک ہفتہ کی توسعی کی
درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پڑی اسیبلی - جناب نثارور حسین کھوسہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک قریبی رفقاء کے طلاق کے ملٹے میں بیوی ملک ہارہے ہیں اور اسیبلی اہلاس میں فرست کرنے سے گا صریح لذما (۲۶) مارچ سے ۳ الام اہلاس رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آئا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پڑی اسیبلی - جناب حسین اشرف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ جناب وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کے ملٹے میں گواہ درجہ ہے ہیں اس کے بعد ملائیقے کے اسکیمتوں کامیاب کرنے کے لئے تین یوم ۲۶ مارچ سے ۲۰۱۹ء تک رخصت کی درخواست کی ہے لذما ان کے حق میں رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آئا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پڑی اسیبلی - جناب میرجا کر خان ڈکی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی نہاد ہے آج کی اسیبلی اہلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لذما ان کے حق میں ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آئا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک اتحاد نمبر (۸) مولانا عبد الباری صاحب

مولانا عبد الباری - جناب احمد کمال آپ کی اہمیت سے میں مندرجہ ذیل تحریک اتحاد پیش کرتا ہوں۔ جمعیت نے محکمہ ایئر گیشن چمود والے دزیر عبد الحمید خان صاحب نے انتظامی کارروائی کے پیش نظر کچھ اسکیمتوں بدلتے شروع کی۔ جس پر مولانا دو تانی صاحب نے ایم پی اے کی تحریک پر دزیر عبد الحمید خان صاحب نے اسیبلی کے قصور پر فرمایا کہ جو اسکیمتوں

ADP مظہر ہوئے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان میں کوئی رددہل نہیں ہوگی۔ لیکن اس پر مدلد ر آمد الا ہورہا ہے۔ اسی طرح بھین کے متعلق اسمبلی کے قبور ہوم مسٹر صاحب نے دعوہ کیا تھا کہ ہوری میں اس کا کو اک مکمل ہوں گے۔ اسی طرح بھین کے اسٹرکٹ کو سل کے جیزہ میں انتخاب کے متعلق ہمیں ہمارا ریتین دہائی کرائی گئی ہے لیکن ہے سورہ ان طبقہ ہائیکوں اور بعد اظہاریوں سے ہمارا انتخاب گھوڑ ہوا ہے۔

اسی کی کارروائی روک کر ہمیں حق رسی فرمائی جائے۔

جناب لشی اسٹریکٹر - میری انتخاب ہوئیں گی گئی ہے کہ میں مدد و رجہ ذیلی تحریک انتخاب ہیں کرتا ہوں۔ جو ہمت سے تحریک اسٹریکٹر چھوڑا تو سننے و زیر عہد الحبہ غائب صاحب نے انتخاب کارروائی کے پیش لکھ کر استکیملت پر لفڑی ہوئی۔ جس پر مولانا دوہائی صاحب نے اہم پی اسے کی تحریک پر زیر عہد الحبہ غائب صاحب نے اسی کے قبور پر فرمایا کہ ہو استکیملت مظہر ہوئے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان میں کوئی رددہل نہیں ہوگی۔ لیکن اس پر مدلد ر آمد الا ہورہا ہے۔ اسی طرح بھین کے متعلق اسی کے قبور ہوم مسٹر صاحب نے دعوہ کیا تھا کہ ہوری میں اس کا کو اک مکمل ہوں گے۔ اسی طرح بھین کے اسٹرکٹ کو سل کے جیزہ میں انتخاب کے متعلق ہمیں ہمارا ریتین دہائی کرائی گئی ہے لیکن ہے سورہ ان طبقہ ہائیکوں اور بعد اظہاریوں سے ہمارا انتخاب گھوڑ ہوا ہے۔

اسی کی کارروائی روک کر ہمیں حق رسی فرمائی جائے۔

مولانا عہد الباری - جناب اسٹریکٹر صاحب ہر ایم پی اے کو اپنی تکمیل نہ ہماری محدث سے سمجھ پہنچنے تھے تو میں نے اس رقم میں (۸) لاکھ (۸۰) ہزار بھین کے کاریزات کے لئے رکے تھے اور میں نے استکیملت بھروسی کی اور اپنی تکمیل نہ ہماری محدث نے مظہری دی اور مہر لہوار مٹھیں کی ہو سکتی ہے اسی سکھی لئے بھی مظہری دی تھی اور پی ایڈڈوی نے سلیمانی کا آرڈر کیا تھا اور نالس لے بھی سلیمانی کا نک تھی کیا اور یہ نہ ملہ ہوا تھا کہ یہ لوگوں کو رمانت کے لتوسط سے فتح کریں گے تو اسی وجہ سے یہ بھی لوگوں کو رمانت کے پاس چلا گیا لاؤکل گورنمنٹ والوں نے کاریزات کی استیم کے ہو کو اک نئے دک کا اک مکمل کر دیتے ہیں اور بھروسے کے بعد

جیعت جب حکومت سے کل گئی تو پھر وزیر ایرینگٹن نے ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے یہ آرڈر کروایا تھا کہ یہ پسیے واپس کرے حالانکہ اس اسکیم کا جو پیہہ تھا اس سے کام شروع ہوا تھا اور آدھ کام ہوا تھا اور آدھ ادھورا چھوڑ دیا تو پھر اس بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی اور وزیر ایرینگٹن صاحب سے بھی یہ بات کی کہ یہ میراث بنتا ہے اور ہمارے حوالم کا اور پھر موجودہ کابینہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو اسکیم منظور شدہ ہے اس کو ہم کیسل نہیں کریں گے لیکن ہمارا کام ابھی تک ادھورا ہے اور دوسری بات جو میں نے یہاں لائی وہ ضلع کے بارے میں ہے پیشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کرنے کے لئے میں نے یہاں قرار داد پیش کی تھی اور وہ منظور ہو گئی تھی اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بھی تھکلیں دی تھی اس میں فائلز فشرذواب اسلام صاحب تھے پی ایڈڈوی فشر صاحب مولانا صفت اللہ اور میں بھی تھا اور کہیں نے بھی ضلع پیشین کی منظوری دی تھی لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے اس بارے میں میں نے پھر تحریک التوا پیش کیا اسیل کے قلور پر تو اسی وقت ہوم فشر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی کہ جنوری کے فسٹ تاریخ کو ضلع پیشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کرائیں گے اور اس طرح ہمارے ضلع پیشین کے ڈسٹرکٹ کو نسل نے وہاں تقریباً ایک سال سے ایکشن ہوا ہے اور قانونی لحاظ سے دو تماں کا ایکشن ہوا ہے لیکن ابھی تک ڈسٹرکٹ کو نسل کے چیزیں کا انتخاب نہیں ہوا ہے اس بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے میں اور سکندر خان صاحب ملے تھے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ ایکشن کرائیں گے اور پھر اسی بارے میں میں نے تحریک التوا لایا پھر ہوم فشر صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ جنوری کے فسٹ میں دو ضلع بنائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ کو نسل کے چیزیں کا انتخاب بھی کریں گے تو اسی وجہ سے ہمارا انتخاق مجموع ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - فشار ایرینگٹن عبد الحمید خان۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر تحریک انتخاق کے بارے میں ایک بات کی اجازت چاہتا ہوں جیسے مولانا عبد الباری صاحب نے کہا تھا کہ یہاں قلور پر ہمارے ساتھ یہ وعدہ ہوا تھا جو بھی اسکیملت منظور شدہ ہیں۔ (داخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - (پوائنٹ آف آرڈر) مولانا صاحب اس پر بحث نہیں کر سکتا ہے جب تک یہ اتحاق مختصر ہو اسیلی روڑ اور قاعدے کے مطابق پسلے یہ فیصلہ ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حید خان صاحب وہ تقریر نہیں کریں گے وہ پوائنٹ.....
مولانا امیر زمان - میں وضاحت کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - نہیں آپ وضاحت نہیں کر سکتے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر - حید خان وہ پوائنٹ ریز (raise) کریں گے وہ پوائنٹ ریز (raise) کریں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - وہ نہیں کر سکتے۔

مولوی امیر زمان - حضور ایک پوائنٹ کی میں یہ وضاحت کروں گا کہ باقاعدہ سوال کے جواب میں یہ کام گیا تھا وہ کالی میرے ساتھ موجود ہے میں نے نکالی ہے "جی یہ درست ہے کہ ایک نو تھیکیشن (Notification) کے تحت صوبے میں جن آپاشی اسکیملز پر کام شروع نہیں ہوا ان کی رقم واپس کرنے اور بعض اسکیملز پر کام روکنے کے احکامات جاری کی گئی ہے اس کا جواب جو دیا گیا ہے کہ "جی یہ درست نہیں ہے جواب الف میں ملاحظہ کیا جائے" الف میں وہاں لکھا ہے پھر (شور)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - مولانا صاحب پڑھنے نہیں کہاں سے جس پر کر گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ کا پوائنٹ آگیا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - سوال یہ ہے کہ میرے دپار ٹمنٹ کے متعلق سوال ہے اتحاق کا تعلق میرے دپار ٹمنٹ سے ہے مولانا صاحب پڑھنے نہیں ہے درمیان میں کیوں جس پر کردیتے ہیں آپ کا کیا تعلق ہے جواب میں دونوں کا اتحاق کا کہ آیا اس کو

مولانا امیر زمان - میں اس کے متعلق کہتا ہوں کہ اس کو بجٹ کے لئے مظور کیا جائے۔

مسٹر عہد الحیدر خان اچھنگی (وزیر) - فیں ہے لفڑا اخلاق میں ہن سکتا۔

مولوی امیر زمان - ہے آپ پر تصریح ہے کہ آپ ہواب دین گے کہ اخلاق ہو گا میں ہو گا میں صرف آپ پر احتیاط کی وظاہر گروپیں آگئے ہے اخلاق ان سکتا ہے۔ (فون)

جناب رضیٰ اسپیکر - حیدر خان، حیدر خان آپ سماں کریں۔

نواب گور اسلم ریس سانی ((وزیر خزانہ)) - ہر اس طرح گیا جائے کہ مرکز اپنا تحریک کے حق میں ملا گل و سے سکتا ہے کہ اس کو الیمنٹ (admit) کرائیں ہے میں ہالی کسی اور دسکن گوہ حق میں پہنچا کر وہ درہ مہان میں چھلانگ لائیں اور اس پر ملا گل دہا شروع کریں۔

جناب رضیٰ اسپیکر - حاجی صاحب آپ کو ٹائم دے دیں گے۔ حاجی صاحب ہے اسی تک بجٹ کے لئے مظور نہیں ہوئی ہے حاجی صاحب اس پر آپ نہیں بدل سکتے۔ (فون)
ہاشمی صاحب میرے خیال میں اس کے بارے میں اگر حیدر خان کہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - میں صرف اس کی الیمنڈلیٹی (Admissibility) پر ہاد کرنا ہاتھا ہوں یہ تحریک ہمارے سامنے آئی ہے اور شروع ہوئی اپریکھن (Irrigation) کے چھے سے پھر لیٹ جاتی ہے لوگ گورنمنٹ کی طرف تصور اسما پھر جاتی ہے ہوم پر ڈینیں سمجھتا ہوں کہ ایسی تحریک ہو ایک چھے کے متعلق نہ ہو اور حالیہ کوئی حق پذیر نہ ہو اس پر ہمیں بجٹ کرنے کی ضورت نہیں ہوئی چاہئے اسی ہے غرض ہونے تک تحریک ۲ اور میں جب تم کہتے ہیں تو ہوم نظری آہاتی ہے میں گزارش کروں گے آپ کے ذمہ سے مولانا ہاری صاحب سے اگر دلایا چاہئے ہیں اپریکھن (Irrigation) کے بارے میں تو اگلے اپریکھن (Irrigation) کے بارے میں

لاتے اور اس پر بحث ہوتی ایسا ایسیں بھی کلیبووْز (confuse) کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک - ایک استحقاق کی ہو تحریک ہلتی ہے اس حوالے سے کہ اگر ہم اس میں دیکھیں کہ آئندے ایم بی اے MPA & MS دو اپنی عوام کا لامائیہ ہے اور اس حوالے سے ہو یہاں بھٹ پر بھٹ ہوگی ہو الیو کیشنر ہوا ہر آپ نے ہم اپوزیشن والوں کو بہت سی اسکیبیں دی ہیں کہ اپنے گھمن میں دو اسکیم واپس ایک دفعہ اس قسم کے آپ نے ہمیں ملک اسکیبیں دی ہیں باقاعدہ پی اینڈ اوی نے ہمیں لیکر دیا ہے آپ یہ ہماری پریولیج (privillige) بن گئے اس کو with draw کر رہے ہیں اب کس طرح ہماری استحقاق نہیں ہوتا ہے آپ ایک چیز کو دے کر بھر with draw کر رہے ہیں آپ اس کو بھر اس حوالے سے پورا ہے لیں۔

میر عبد الحمید خان اچنی (وزیر) - یہ اکثر مالک صاحب آپ مجھے بولنے دیتے تو اس بات کی کیا بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر - مولانا صاحب اگر بحث کے لئے منظور ہو تو آپ کو بھی دے دیں گے۔ نیک ہے مولانا صاحب وہ تو محمرک تھا گا۔ (شور)

مسٹر عبد الحمید خان اچکنی (وزیر) - وہ محکمہ تھا کہ گا قاعدے اور قانون
آپ کدھر سے جس میں آئے جناب اپنے صاحب لاکڑی والک صاحب پیش کر اس کے میری ہات
منتہ میری اعتراضات سننے کے یہ واقعی استحقاق ہوتا ہے یا مولانا صاحب نے ہو کچھ کہا
ہے۔ (مدالیل)

مولانا عبد الباری - میں ثابت کر سکتا ہوں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچنگی (وزیر) - اس کا مطلب ہے کہ آپ کا استحقاق
ہوتا ہے کہ آپ کسی کو بولتے نہیں رہتے۔ (ٹھوڑا)

جناب ڈپٹی اسٹیکر - مولانا صاحب میرے خیال میں آپ کی بات پوری ہو گئی ابھی حمید خان کو چھوڑ دیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں مولانا صاحب مولانا باری صاحب نے اس پر تفصیل سے بات کی۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزی (وزیر) - ہم لفظ کو ملکہ بیانی سے تبدیل کرتے ہیں چلتے ایسے کرتے ہیں کہ مولانا صاحب نے بھی نہیں کہا ہے بلکہ ملکہ بیانی سے کام لایا ہے۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں اس لفظ کو کارروائی سے مذف کیا جاتا ہے۔ (شور) مولانا صاحب معاملہ ختم ہو گیا۔
○ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کے حکم سے مذف کیا گیا۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزی (وزیر) - آپ ہماری اعتراضات سننے میری بات سننے کہ مولانا صاحب نے جو تحریک اتحاقاً لایا ہے مولانا صاحب نے جواباً نہیں کی ہیں اس اتحاقاً سے پہلے تو میں ڈاکٹر مالک صاحب کو یہ جواب دوں کہ انہوں نے پہلے ہی اسی مفروضے پر اپنی رائے قائم کی انہوں نے اپنی رائے دی ایسا نہیں ہے کہ جیسا مولانا صاحب نے لایا ہے حقیقت پر مبنی واقعات اور سلسلے اور ہیں جو میں ابھی آپ کے نوٹس میں لاوں گا پہلے یہ بات سننے پھر اتحاقاً کے لئے اگر یہ اتحاقاً بتا ہے تو بے شک منظور کریں بحث کے لئے سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مولانا صاحب کا اتحاقاً اس میں بمحروم نہیں ہوا ہے۔ (مداغلت)

مولانا عبد الباری - جب آپ لوگوں نے اتحاقاً کو منظور کیا تو پھر کس انداز سے بات کر رہا ہے۔ (شور)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزی (وزیر) - کس انداز کا کیا مطلب ہے؟

مولانا عبد الباری - یعنی کس حوالے سے آپ بات کر سکتے ہیں۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب عبدالحمید خان صاحب میرے خیال میں آپ دونوں.....

مسٹر عبدالحمید خان اچکزی (وزیر) - یہ ان پڑھ اور جالی ہے تا اس کو کس کھنکھوی میں آتے ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب جمال تک تحریک اتحاقاً کا تعلق ہے آپ نے

۳۹
اس کے ہارے میں کہا ہے یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے (شور)

مولانا عبد الباری - جناب اسپیکر ہم کو بھی بولنا آتا ہے میرے خیال میں اس کو رد کا جائے۔ (شور)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر) - اگر آپ نے یہ تحریک استحقاق اس لئے پیش کی ہے کہ آپ اوت ہائیکورٹ میں کریں تو اور بات ہے اور اگر آپ حقیقت سننا چاہتے ہیں اور اس بیان والوں کو یہ موقع دینا چاہتے ہیں میں حقیقت پر مبنی واقعات اس اس بیان کو سناؤں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حمید خان میرے خیال میں یہ سمجھ موضع ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر) - میں ڈائریکٹ (direct) اس استحقاق پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسے ہاشمی صاحب نے فرمایا کہ یہ استحقاق تیکنیکلی technically غلط ہے۔ وہ تین ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہائیکورٹ میں ایک استحقاق میں یہ اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں۔ سب سے پہلے تو ان کو یہ علیحدہ علیحدہ کرنا چاہئے تھا کہ میونسپلی سے ان کو کیا وفاکاہت ہے ایکشن کی بات کرنی تھی ضلع کی بات علیحدہ ہوتی ہے ہماری ایمیگشن کی بات علیحدہ ہوتی ہے تو علیحدہ استحقاق لاتے ہاں ہم اس کی علیحدہ علیحدہ وہ کریں ابھی اس کو منظور کیا جائے میں اگر اس کو سفارش کروں کہ منظور کیا جائے تو ہوم نسٹر نہیں ہے تو وہ کچھ اور کے گا اور لوکل گورنمنٹ سے جو استحقاق کا تعلق ہے وہ کچھ اور بات کریں گے تو اب پتہ نہیں ہے ایک تو تیکنیکل گراؤند technical ground پر رجھکٹ Reject کرنا چاہئے پہلی بات تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ان کا استحقاق مجموع ہوا ہے اور جو اسکیمیں الٹ کی گئی تھیں میں مختصر اجنب عالی آپ کو یہ عرض کروں کہ اس میں مولانا صاحب نے اس اس بیان کا استحقاق مجموع کیا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ مولانا صاحب نے اس سارے معاملے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اسکیمیں ہیں یعنی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ یہ پیسے پیشیں پیش گئے تھے اور اس پر کام شروع ہوا تھا وہ میں نے بند کر لیا ہے یہ بات بالکل غلط بیانی ہے جن کاریزوں کے لئے پیشیں میں پیسے پیش گئے تھے وہ کاریزوں میں میں نے مداخلت نہیں کی ہو چکی تھیں اس پر کام بالکل اب بھی جاری ہے اور اس میں کبھی بھی میں نے مداخلت نہیں کی

مولانا بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ایک بات یہ ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا صاحب کا استحقاق نہیں بلکہ ہمارا استحقاق وہ بمحروم کر رہا ہے اور دوسری بات یہ وہ کہتے ہیں کہ اس میں روبدل کیا ہے تو سوال یہ ہے کہ استحقاق وزیر کا اس وقت بھی وہ وزیر کا تھا مولانا صاحب یہ تائیں کہ یہ اسکیمیں ہو وہ کہتے ہیں کہ یہ منظور کیا تھا اگر وزیر کی صوابید پر یہ ساری باتیں تھیں بعض اسکیمیں جس میں میں روبدل کرنا چاہتا ہوں میکنیکل گراؤڈ پر اگر وزیر صاحب نے یہ اسکیمیں منظور کی تھیں تو وزیر صاحب کو یہ حق حاصل ہے کہ اس میں تبدیلی کریں ایک وزیر یہ اسکیمیں تجویز کی حد تک لا لی تھیں ان کی پوزیشن منظور نہیں تھی نہ کسی کوٹھیکہ دیا گیا تھا نینڈر ہوا بھی تھا تو اس کوٹھیکہ نہیں دیا گیا تھا تھیک جب تک نہ دیا جائے کسی کو یہ آڑور شد دیا جائے کہ آپ اس پروجیکٹ project پر کام شروع کریں اس وقت تک وہ منظور نہیں کیا جاتا جو اسکیمیں ہیں جس میں ہم روبدل کرنا چاہتے ہیں اس میں وہ منظور ہونے تھے وہ ایسی وزیر کی طرف سے تجویزیں تھیں کچھ میں نے میکنیکل گراؤڈ پر ڈیپارٹمنٹ کی رہنمائیش recommendation پر اس میں تبدیلی لانا چاہتا ہوں پھر اس کافیلا ابھی تک نہیں ہوا

۔

مسٹر عبد الحمید خان اچخنی (وزیر) - ایسا نہیں ہے کہ کوئی تبدیلی لانا چاہتا ہوں مگر اس کافیلا ابھی تک نہیں ہوا ہے کہ اس میں کیا تبدیلی لائیں گے اور کب تک لا لیں گے میکنیکل گراؤڈ پر اپرود improve کرنے اس کو بہترانے کے لئے پراجکٹس ہم نے میکنیکل آدمیوں کے حوالے کے اور ان کی رہنمائیش recommendation پر فیصلہ دیں گے تو اس طرح وہ دوسری غلط بیانی کر رہے ہیں کہ اس میں چند چنجز changes لا لی ہیں اس میں ہم نے کوئی چند چنجز changes نہیں لا لی ہیں۔ بلکہ ہم نے میکنیکل کمیٹی کے حوالے کیا ہے کہ اس کو اپرود improve کیا جائے یا نہ کیا جائے جہاں تک مولانا صاحب کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ پہنچ گئے ہیں اور کام شروع نہیں کیا گیا ہے جس کام کے لئے پہنچے ہیں وہ کام شروع ہیں میں نے نہیں کہا ہے کہ میکنیکل کمیٹی نے فیصلہ نہیں کیا کہ آیا اسکیم بمرتبے یا یہ اسکیم بمرتبے وہ کہتے ہیں کہ منظور ہو چکا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ اس میں کوئی روبدل

کیا ہے اسکی بات نہیں ہے لہذا مولانا صاحب جو چیزیں کہہ رہے ہیں وہ سب فلسفہ یا نظری پر مبنی ہیں
مجاہد اس کے ہم کہیں کہ مولانا کا اتحاق مجموع ہوا ہے ایسا انہیں ہے مولانا صاحب سارے
ایوان کا اتحاق مجموع کر رہے ہیں لہذا میں کہتا ہوں کہ ان کی تحریک کو **تکنیکل گراؤندز**
Technically grounds پر آٹھ رائیں outright بیجٹ کیا جائے۔ اس
کے منظور کرنے کا کوئی جواز نہیں بتتا ہے۔

مولانا عبد الباری - میں کوشش کرتا ہوں۔ ہمارے سائل صرف ہمارے ذاتی
سائل نہیں ہیں۔ کن کن اسکیوں میں اتحاق مجموع ہوا ہے اس بارے میں خان صاحب نے
کماں سے پسلے میں کہوں وہ گزارشات۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جمال تک مولانا صاحب آپ فرماتے ہیں۔ چونکہ یہ تحریک
اتحاد بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی اس کی ایڈ مژاہیتی پر آپ نے کہہ دیا ہے (داخلت)

مولانا عبد الباری - میں ابھی ثابت کر سکتا ہوں اس بارے میں بول سکت ہوں۔
جناب اسپیکر میں ہاشمی صاحب فرماتے ہیں کہ تحریک اتحاق میں میں نے تین حکوموں کو انوالو
کے **involve** کیا ہے میں آپ کی وساطت سے خلیفہ کر سکتا ہوں اسیلی کے قوام و ضوابط کے
تحت آپ ہماں میں کوئی تینوں قیمپارٹمنٹس انوالو **involve** نہیں کر سکتے ہیں؟ وہ سری بات خان
صاحب وزیر ایریگیشن سین۔ خان صاحب نے کہا وہ بدل نہیں ہوا (شور) آپ ہماری بات تو
نہیں میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب خان صاحب بات کر رہے ہیں یہ تحریک اب تک
بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے۔ (شور) (شور)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر) - مولانا صاحب میں پاؤٹھ آف آرڈر پر
کڑا ہوں (شور) (داخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر) - جناب اسپیکر، مولانا صاحب اب بھی
میری بات نہیں تجھے انکوارڈ بھی سمجھ میں نہیں آتی نہ اور کوئی زبان سمجھ میں آتی ہے۔ مولانا

صاحب بھری ہات نئیں۔ میں نے نئیں کہا کہ روبدل ہوا ہے عمل نہیں سمجھتے ہیں۔ ۵۲

مولانا امیر زمان - آپ ہدایت میں ہادنہ کریں پتو میں ہاد کر لیں ان کو سمجھو میں
اہلائی (خور)

جناب ذپی اسٹیکر - ہرے ٹیال میں ایک وقف میں ایک اولی ہاد کریں۔ حید خان
صاحب مولانا امیر زمان صاحب آپ دلوں خطرات (مدالٹ)

مولانا عہد الباری - جناب اسٹیکر، المول لے گما گول روبدل میں ہوا ہے ان ۷
گھنے ہلی پہاڑ پہاڑ ہوا ہے (مدالٹ)

مسٹر عہد الحمید خان اچنگنی (وزیر) - مولانا صاحب میں لے یہ نئیں گاہ
میں نے روبدل کیا ہے۔ یہی تھی روانا ہے کہ میں لے روبدل نہیں کیا۔

مولانا عہد الباری - جناب اسٹیکر، وزیر صاحب ہے آپ رحم کریں۔ وزیر صاحب
اپنے ٹکرے ہائل نامد ہیں اگو معلوم ہی نہیں (مدالٹ)

مسٹر عہد الحمید خان اچنگنی (وزیر) - میں نے کما روبدل کے لئے ایک سکیل
کے پاس گیا ہے۔

جناب ذپی اسٹیکر - یہ ابھی تک بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی۔

مولانا امیر زمان - جناب اسٹیکر، روں نمبر ۵۵ کے تحت یہ تحریک (مدالٹ)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسٹیکر، میں پا اکٹ آف آر ار پر کمرا
ہوں اور آپ سے پوچھ کر کمرا ہوں۔ (مدالٹ) میں سمجھتا ہوں کہ روں میں یہ بات موجود ہے کہ
معز اراکین کو آپ سے اجازت لے کر بات کمل جائے۔ آپ مولانا امیر زمان صاحب اور مولانا
عبد الباری صاحب کو اتنا ہی تواریں۔

مولانا امیر زمان - جناب اسٹیکر، ہاشمی صاحب کے توسط سے ہم آپ سے پوچھ کر آپ
کی اجازت چاہتا ہوں۔ جناب اسٹیکر روں نمبر ۵۵ میں ہے ”ہر کن اسٹیکر کی رضامندی سے کسی

رکن یا اسمبلی یا اس کی کسی مجلس کے استحقاق کی پامال سے متعلق کوئی مسئلہ اخواست کا ہے۔ ”لدا اس کا قالوں پا احمد یہ ہے کہ یہ استحقاق بن سکتا ہے۔ چاہے اس میں لادھکے ہوں چاہے تم نے چھے ہوں میرے خیال میں یہ خان صاحب نے کہا کہ ہم نے روہل میں کیا ہے وہ باہد یہاں ٹاہت ہوئی ہے کہ پہلے ٹھگ نے ان لمبی nonfeasible ہاکروی ٹھیں اس وقت کے ورنہ مطلوری دے دی یہ اس وقت میرے خیال میں لیڑا ہیں ٹھیں ان میں تبدیل ہوئی ہے خان صاحب نے الہوا اپا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ بعد میں یہ بحث کے لئے مطلور میں ہوں۔ (داخلت)

مولانا امیر زمان - ایک مفتود سراستہ ہے جناب اکرم ایک اندرا گھنے ہیں کہ یہ طرفی صواب ہے ہب گہ ہوں طرفی ایذا ای گہ رہے ہیں کہ طرفی صواب ہے میں ہے یہ ایم پی اے کو قسم ہوا ہے تو یہ ایم پی اے کا استحقاق بن گیا ہے لدا یہ مولانا عصمت اللہ کا استحقاق ہے۔ (داخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزی (وزیر) - مولانا صاحب آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرتا ہوں آپ ہر فضیلی بات کرتے ہیں اور ہر دفعہ آپ کی بات کا نیا جواب بھی آپ کو ہائے ہوتا ہے۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ جس میں روہل ہوا ہے یہ ایم پی اے فذ کی اسکیم میں ہے۔ آپ کس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ ایم پی اے فذ ہے۔ (شور) میں نے ایم پی اے فذ میں داخلت نہیں کی ہے میں نے آپ کے فذ میں داخلت نہیں کی ہے یہ آپ کا فذ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - (شور) حمید خان امید خان۔ آپ ذرا۔ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔

مولانا امیر زمان - میں وضاحت کرتا ہوں وہ کہتے ہیں ایم پی اے فذ نہیں ہے جناب والا یہ اسکیم مختصر ہوئی ہے پھر اس کا اگست میں شینڈر ہوا پھر تمیکیدار۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔ (داخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکنی (وزیر) - اگر مولانا صاحب اس بات کو ثابت کریں کہ اس کا شینڈر ہوا ہے اور ٹھیکیدار کو یہ ٹھیک دیا گیا ہے تو میں ہربات کا زمدادار ہوں۔ ورنہ مولانا صاحب (شور) (داخلتیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر - (شور) (داخلتیں) حید خان صاحب مولانا امیر زمان صاحب آپ دو نوں ذرا سہاٹی کریں۔ حید خان آپ سہاٹی کریں، حید خان آپ سہاٹی کریں۔ آپ نے یہ کہہ دیا ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکنی (وزیر) - اگر مولانا صاحب ثابت کروں کہ ٹھیکیدار کو اس کا ٹھیک دیا گیا ہے اور میں نے کیشل کر دیا ہے تو میں سب ہاتوں کا زمدادار ہوں نہیں تو مولانا صاحب اپنے الفاظ والپس لیں۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - حید خان صاحب آپ نے کہہ دیا (داخلت)

مولانا امیر زمان - میں شینڈر وزیر اعلیٰ کے سامنے لاستا ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب۔ دو سیشن پلے جب مولانا دو تائی صاحب وزیر تھے میرا استحقاق بحروف کیا گیا تھا میری اسکیمیں تمیں جن میں دوڑیلے ایکشن ٹیکس اور ایک تمیں لاکھ روپے کی واٹر سپلائی اسکیم بوسستان کی تھی مولانا صاحب نے ڈائرکٹ ہر ٹپ کر کے مجھے محروم کیا۔ اس اسکیل میں اس پر بحث مباراثہ ہوا اسکیم مغلور ہوا اور تمیک اس کیمی کے سپرد کی گئی جو آج تک سامنے نہیں آئی نہ آگئے گئی جب مولانا صاحب خود اس کے وزیر تھے انہوں نے اس پر کیا عمل کیا؟ دو پلے اپنا حساب کتاب کلیئر کروں پھر تمیک پیش کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر مسئلہ نہیں ہے یہ لمبا مسئلہ چلا آ رہا ہے یہ حال یہ وقوع پذیر مسئلہ نہیں ہے اور اگر مولانا صاحب نے استحقاق کا مسئلہ پیش کرنا ہے تو دوسرے سیشن میں اس کو جدا کر کے پیش کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ اس کے متعلق کہہ چکے ہیں اور آپ تشریف رکھیں کافی کہا ہے۔

مولانا عبد الباری - جناب والا! آپ تو کچھ انصاف سے کام لیں آپ ایمانہ کریں۔
آپ ایک دن کے اپنیکریں آپ ہماری باتیں سنیں میں نے ایک استحقاق پیش کیا ہے اور یہاں
پارلیمنٹی وزیر بھی اپنی ذمہ داری نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نیک ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - یہ مولانا صاحب نمیک ہے آپ کی بعض باتیں ہماری سمجھ
میں نہیں آئیں ہیں یہ اپنی جگہ پر درست ہے اور یہ جو آپ نے اپنی تحریک استحقاق میں دو تین چیزوں
کے متعلق لکھا ہے اور اس تحریک کو دو تین چیزوں کا ملفوظہ بنادیا ہے وہ اس ملفوظہ کو جدا کریں آپ کا
مطلوب کیا ہے آپ ایکشن چاہتے ہیں پسیے اور فنڈز چاہتے ہیں کیا چاہتے ہیں؟ ہمیں پتہ نہیں چلا
ہے آپ کیا چاہتے ہیں؟

مولانا عبد الباری - جناب والا! میں اپنے عوام کا حق چاہتا ہوں ایک جیزے ہے حق اور
حق نہیں دلایا جائے جناب اپنیکر! ایک تحریک استحقاق میں نے پیش کیا ہے اس میں کوئی قانونی اور
نیکنیکی رکاوٹ نہیں ہے اگر پارلیمنٹی وزیر جانبداری سے کام لے رہے ہیں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب والا! میں مولانا صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ اس کا پہلا
آدھا حصہ پڑھے اس میں کیا ہے دوسرا حصے میں کیا ہے کسی حصے ہیں اور نیکنکی طور پر یہ صحیح
نہیں ہے۔

مولانا عبد الباری - میں تو ایک تحریک استحقاق لایا ہوں آپ کے سامنے ہے اس میں
اسیکوں کی منتظری بھی ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ اس کو سوال جواب کا سیشن نہ بنا کیں تشریف
وہیں مہلکی کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جماں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے۔ جو مسئلہ ایوان میں
آجاتا ہے یہ مسئلہ پہلے بھی ایوان بھی آچکا ہے ایوان میں یقین دہانی بھی ہوتی ہے لیکن اس پر عمل
در آمد نہ کرنا۔ یا کوئی اس میں مسئلہ پیش آجاتا ہے دوسرا بات یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق میں

کئی معاملات پیش ہیں اس میں ایک دو سائل ہیں اور یہ حالیہ موقع پذیر بھی نہیں ہے۔ یہ تحریک انتقامی کی نمیں ہوتی ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچخنی (وزیر) - بس اس کا فائدہ ہو گیا ہے۔ کیا ہم اس پر نمیں بول سکتے ہیں؟

مولانا امیر زمان - جناب اپنے سرکار آپ کی اجازت سے میں مندرجہ ذیل تحریک التواہ کا لوش رہتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ تربت میں ذکری مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ کوہ مراد پر جعل حج کرنے کی غرض سے جمع ہوتے ہیں اور شعائر اسلام کی کھلم کھلا توہین کرتے ہیں۔ ذکریوں کے عقائد اسلام کے سراسر مثالی ہیں اور مسلمانوں کے مذہب کا سر عام مذاق اڑایا جاتا ہے۔ تربت کی انتظامیہ ایک ہاتھ اور فرقہ کی حیثیت سے ذکریوں کی پشت پناہی کر رہی ہے اور اسلامی شعائر کے تحفظ کی بجائے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کا بازار گرم ہے۔ سوراخ ۱۳۔ ۱۴ مارچ کو تربت انتظامیہ نے پولیس کی فوج غیر کے ساتھ مسلمانوں کے پر امن اجتماع پر دھاوا بولا ہے۔ مسجد میں حکم کر مسلمانوں پر لاٹھی چارج کی ہے اور ۱۰۰ کے قریب مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس ناروا اسلوک اور ظلم سے مسلمانوں کے جذبات محروم ہونے ہیں۔ یہ ایک اہم واقعہ ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - تحریک التواہ جو پیش کی گئی ہے کہ میں مندرجہ ذیل تحریک التواہ کا لوش رہتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ تربت میں ذکری مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ کوہ مراد پر جعل حج کرنے کی غرض سے جمع ہوتے ہیں اور شعائر اسلام کی کھلم کھلا توہین کرتے ہیں۔ ذکریوں کے عقائد اسلام کے سراسر مثالی ہیں اور مسلمانوں کے مذہب کا سر عام مذاق اڑایا جاتا ہے۔ تربت کی انتظامیہ ایک ہاتھ اور فرقہ کی حیثیت سے ذکریوں کی پشت پناہی کر رہی ہے اور اسلامی شعائر کے تحفظ کی بجائے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کا بازار گرم ہے۔ سوراخ ۱۳۔ ۱۴ مارچ کو تربت انتظامیہ نے پولیس کی فوج غیر کے ساتھ مسلمانوں کے پر امن اجتماع پر دھاوا بولا ہے۔ مسجد میں حکم کر مسلمانوں پر لاٹھی چارج کی ہے اور ۱۰۰ کے قریب مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس ناروا اسلوک اور ظلم سے مسلمانوں کے جذبات محروم ہونے ہیں۔ یہ ایک اہم واقعہ ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک

کراس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - یہ کیسے تحریک التوا ہے مولانا صاحب اس کی ایڈی میر بشی کے متعلق حاصلیں۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر ایڈی تحریک التوا ایک مسئلہ حقیقت ہے۔ یہ مسئلہ تو یہ اسلامی میں بھی زیر بحث ہے وہاں پر ہمارے قائد محمد خان شیرازی نے ایک ترمیٰ مل کے ذریعے پیش کیا ہے اس پر بھر مرکزی حکومت نے ایک سمجھی بھالا ہے یہاں ہمارے مذاکرات صوبائی حکومت کے ساتھ بھی ہوئے ہیں تب مکے جو ساتھی ہیں وہ بھی ہم نے بلاۓ ہیں اور وہاں ہم بھی موجود تھے تو یہ نیصلہ طے پایا کہ وہاں پر جو انعامیہ ہے وہ امن و امان کو کنشول کرے گی یا تو دلوں فریقوں کو اجازت ہو گی کہ وہ اپنے رسمات ادا کریں یعنی ذکری کا جو مذہب ہے اور ان کا جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق اپنے رسمات ادا کریں اور مسلمانوں کا جو اجتماع ہے وہ ہا قاعدہ جاری رہے گا۔ یادوں اس طرح کریں گے کہ دلوں پر پاہندی لگادیں گے اور یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے وہ اس کو کلینیر کردیں تو ان کے دلوں پر ہیں ایک ہے مرکزی پہلو۔ ایک یہاں امن و امان کا مسئلہ ہے جہاں تک اسلامی پہلو ہے ان کے مقام کا سب کو پڑھے کہ ان کے مقام کیا ہیں پھر ان کے متعلق پہلے سے کیا فیصلے ہو چکے ہیں بطور مثال میں کہتا ہوں ان کا کلمہ ہمارے کلمہ کے ساتھ نہیں ملتا ہے ہمارا کلمہ اور ان کا کلمہ اور ہے اس میں فرق ہے میں ان کا کلمہ اس کتاب سے پڑھ کر آپ کو سناؤں ان کا کلمہ یہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَبُّ الْبَرَّاءِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ - ان کا کلمہ (مدخلت)

میر فتح علی عمرانی - (پوچھت آف آرڈر) جناب والا! مولانا صاحب کو یہ کیسے پڑھے کہ وہ اپنے پڑھتے ہیں مولانا صاحب کا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے یہ اجلاس کب سے ہل رہا ہے پہلے اس نے تحریک التوا کیوں نہیں پیش کیا۔ آپ رحمت کا مسئلہ دیکھیں کہ اس نے وہاں کتنے آدمی لگادیئے دسرے مسلمان نہیں ہیں اب یہ پڑھ کر سنارہ ہے ہیں۔ پہلے کیوں نہ پیش کرتے تھے۔

مولانا امیر زمان - یہ مسئلہ میں نے پہلے بھی پیش کیا تھا ورن اس پر بحث ہوئی اور یہ مسئلہ مرکز میں چلا گیا اور میں یہ اس کتاب سے پڑھ کر ان کا کلمہ سنارہ ہوں جب میں اقتدار میں تھا

اس وقت پر بھی اس پر بحث ہو گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ اپنی تقریر میں یہ تو کہہ چکے ہیں کہ اس اسلامی میں پہلے بھی اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اور یہ مسئلہ قوی اسلامی میں پیش ہے اس کے متعلق مل بھی پیش ہے اس کی ایمیز بلٹی پر اب صرف بات کریں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پر امن و امان کا مسئلہ درپیش ہے ہمارے ۹۵ کارکن جیل میں ہیں لہذا انتظامیہ کا ہمارے ساتھ ایک طرف یہ سلوک ہے۔ ان کا ہمارے ساتھ اور ہمارے مسلمانوں کے ساتھ ایک طرف سلوک ہے۔ لہذا جتنے مسلمان جیل میں ہیں ان کو بھی رہا کیا جائے دونوں فریقوں کو اجازت دی جائے اور اگر لا اینڈ آر ڈر کا مسئلہ نہ تھا ہے تو دونوں فریقوں پر پابندی لگادی جائے۔ یہ حکومت کا مسئلہ بھی ہے اور حکومت اپنی پالیسی کی وضاحت کروے۔ وہ کیوں ذکریوں کی پشت پناہی کر رہی ہے وہ اس کے ساتھ ہے اور وہاں پر ان کی زیارت پر فوج ڈال دے وہاں کسی کونہ چھوڑے بلکہ مسلمان جو جیل میں ہیں اور تکلیف میں ہیں روزے روزے ہیں۔ وہ ان کے مسائل کو حل کر دے اور وہاں پر روز رو ز جلوس ہے۔

میر باز محمد خان کیہتوان (وزیر) - جناب والا! اس مسئلے کے متعلق قوی اسلامی جب تک کوئی واضح فیصلہ نہیں دے دیتی ہے اتنے تک تو مولانا صاحب کسی کو مسلم یا غیر مسلم نہیں کہہ سکتے ہیں آپ اس بات کا نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - صحیح ہے۔

مولانا امیر زمان - میں یہ نہیں کہا ہے بلکہ میں نے کہا ہے کہ ان کا عقیدہ سب مسلمانوں کو معلوم ہے بس کیہتوان صاحب اس سے اتفاق کرتا ہے یا نہیں کرتا ہے اس کی مردمی ہے یا ہمارے عقیدے کے ساتھ اتفاق کرتا ہے اس کی مردمی۔

لیکن کہ وہاں پر امن و امان کا مسئلہ ہے اور یہ ہمارے بلوچستان کے لئے بہت اہم مسئلہ ہے۔ خپدار سے لوگ وہاں جلوس کے لئے جا رہے ہیں یہاں سے لوگ جا رہے ہیں لوگوں کے چذبات کو کون کنٹرول کر سکتا ہے۔ جب وہاں پر ۹۵ مسلمان کارکن جیل میں ہوں اور ذکری آزاد ہوں وہ باقاعدہ بیسیں لوڈ کر کے اپنی زیارت پر جائیں جو ان کا حج ہے یا کعبہ ان کا ہے وہ وہاں پر جاتے ہیں ان

کے باقاعدہ برک گازیاں جاتی ہیں تو پھر مسلمانوں کے جذبات کو کون کنٹول کر سکتا ہے میرا مقصد یہ ہے کہ امن و امان کا وہاں پر مسئلہ ہے اور انتظامیہ مسلمانوں کے خلاف ہے ایف آئی آر وہاں درج ہے۔ اور وہاں پر وہ لوگ گرفتار ہیں جن کا نام ایف آئی آر میں بھی درج نہیں ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ یہ اس وقت ہو چکتاں کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے امن و امان کا مسئلہ ہے یہ صرف میرے اکیلے کے لئے نہیں ہے یہ تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔

میر فتح علی عمرانی (وزیر) - جناب والا! جماں تک انتظامیہ کا تعلق ہے وہ تو کنٹول کرتی ہے ذکری تو وہاں کے باشندے ہیں وہاں پر رہتے ہیں یہ لوگ میرزہ کر کے بسوں میں ٹرکوں میں لوگوں کو لوڈ کر کے وہاں پر چلے جاتے ہیں اور لوٹتے جاتے ہیں یہ انتظامیہ کا فرض ہے جو امن و امان کا مسئلہ پیدا کرے گا خراب کرے گا وہ چاہے مسلمان ہو ذکری ہو ملا ہو چاہے جس پارٹی سے تعلق رکھتا ہو انتظامیہ اس کو گرفتار ضروری کرے گی۔ انتظامیہ تماش نہیں دیکھے گی۔ ذکری تو وہاں کے باشندے ہیں وہاں پر رہ رہے ہیں۔ یہ بہاں سے میرزہ کر کے لڑائی کے لئے چلے جاتے ہیں یہ کونک سے جاتے ہیں اور وہاں پر گرفتار ہوتے ہیں۔ ان کا وہاں پر کیا کام ہے ترتیب چلے جاتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میں یہ ثابت کر دوں گا کہ پشاور سے کراچی سے ایران سے وہاں ذکری چکنی رہے ہیں وہاں اپنے حج پر جا رہے ہیں ہم نہیں جا رہے ہیں ہم وہاں پر کیا کریں گے وہاں پر جو تربت کے مسلمان ہیں ان کے لئے عذاب بن گیا ہے۔ یہ ذکری جا رہے ہیں اور ہم وہاں پر نہیں آ رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - مولانا صاحب کی اور اپنے معزز اکار کان کی خدمت میں میں یہ عرض کروں کہ بد قسمی سے اس کو ایک مسئلہ نہیں ہونا جو ایک مسئلہ بن گیا ہے وہ اس حوالے سے جیسا کہ مولوی امیر زمان نے کہا کہ قوی اسمبلی میں اس پر بحث مباحثہ جاری ہے کہ ”اس کے کیا تائیج لکھیں گے؟“ جب تک یہ باقاعدہ طور پر آئینی شکل اختیار نہیں کریں گے ہم کسی کو یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں ہے وہ فلاں ہے دوسری بات میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ یقیناً واقعی

یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے میرا گمر ہے تربت میں وہاں ہر سال ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ مولانا صاحب یا جمیعت علمائے اسلام ختم نبوت نہ منائیں وہ ہے لیکن اس سال ہر چھٹے پر مناسکتے ہیں لیکن میں اس وقت ۲۷ رمضان کو جب تربت میں ذکری جو فرقہ ہے وہ وہاں پر نیوارت کے لئے آجائा ہے اور یہاں پر یہ لوگ کہتے ہیں کہ "مجی اسی روز ہم وہاں مناتے ہیں" نتیجہ کیا ہو گا؟ یہی ہو گا کہ یہاں سے بھی لوگ مارے جائیں گے اور یہ ہر سال پہلی گورنمنٹ میں بھی جب مولوی صاحبان گورنمنٹ میں شال تھے اس وقت بھی ہم نے ان سے درخواست کی تھی خدار اس کو..... ایک تو لاء اینڈ آرڈر کا پہلو ہے اور دوسرا اس کی سیاسی یا مذہبی ہے اب جناب اپنے صاحب میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ ہمارے مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں اب رسمی طور پر (recently) وہ صحیح کر کہہ رہے ہیں کہ "ہم لوگ پانچوں ارکان کو مانتے ہیں ہماری یہ شہادت ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ اخباروں میں بھی آیا ہے اور مجھے دنوں پہنچ میں ختم نبوت کے سلسلے میں جمیعت علماء اسلام جوان کے علماء ہیں وہ آپس میں بینہ کر ایک ہی ائمہ پر بینہ کر..... (مداخلت)

مولوی امیر زمان - (پرانگٹ آف آرڈر).....

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - جناب اپنے مجھے اگر تھوڑا سا وقت دے دیں اس کے بعد جو بھی کہنا چاہیں.....

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ تھوڑا سا..... جی!

مولوی امیر زمان - ہم نے یہ نہیں کہا ہے کہ وہ غیر مسلم ہیں بلکہ یہ کتاب ہے ڈاکٹر صاحب اسے پڑھ لیں بلکہ ہندوؤں نے بھی کہا ہے کہ یہ غیر مسلم ہیں ایک سوراخ ہے بمار لالہ ہتھورام ۱۹۰۱ء میں کہا ہے کہ یہ لوگ نہ ہندو ہیں اور نہ ہی مسلمان ہیں پاکستان کے فیصل کورٹ نے بھی فیصلہ کیا ہے اور ان کے لکاح کی تشخیص کی اور ہمارے نصیر خان صاحب نے ان کے خلاف جماد کا اعلان کیا تھا اور ہمارے قلات کے چع حضرات تھے..... تو یہ ہم نہیں کہیں گے کہ یہ مسلم ہیں یا غیر مسلم اس پر مسئلہ باقاعدہ وہاں ڈسکشن (discussions) ہو رہے ہیں میرا مقصد یہ

ہے کہ یہ لاءِ ایڈ آرڈر کا مسئلہ ہے دوسری یہ کہ یہ انتہائی اہم نویسیت کا مسئلہ ہے جناب احمد رودہ یہ ہے کہ بلوچستان کی حکومت نے اخبارات کو ہاتھ عدہ دھنکیاں دی ہیں "کہ اگر آپ لوگوں نے ذکری مسئلے پر کوئی بیان شائع کیا تو آپ کے اخبارات کے اشتخارات بند کر دیں گے آپکا یہ مسئلہ ہو گا" یہ انتہائی افسوس کی بات ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلوچستان حکومت اس معاملہ میں باقاعدہ ایک فرقہ ہے یہ ایک مسئلہ انسوں نے پیدا کیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اب ایک آدمی خود جب کتا ہے کہ "میں اسلام کے پانچوں ارکان کو مانتا ہوں" یہ تمولوی صاحبان کی بُخ ہوئی میں یہی سمجھتا ہوں وہ کیا چاہتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ..... اب جن کتابوں کا وہ حوالہ دیتے ہیں ذکری اجمون کے ان کتابوں کی واضح طور پر یہ اخبارات میں بھی آئے ہیں کہ "ہمیں ان تینوں کتابوں سے کوئی وابطہ نہیں ہے اب رہا فرقہ کی اب کا دوسرے جو یہاں پر ہم اسماعیلیوں کے ہارے میں کیوں کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ ان کا کوئی والی وارث ہے جب کہ یہ بلوج ہیں ان کا کوئی والی وارث نہیں ہے اور ہم ہر وقت نصیر خان کا کوٹ (quote) کرتے ہیں کہ نصیر خان خان میں کہتا ہوں کہ خدا را تاریخ کو آپ اس طرح کوٹ نہ کریں نصیر خان نے بلوجی سلطنت کو وسعت دینے کے لئے جگ کی تھی نہ صرف ذکریوں کو وہ مسجد تک گیا مشد میں اس نے لا ایمان بڑیں پانی پت میں وہ رہا وہاں پر وہ ذکریوں کو مارنے کے لئے گیا تھا ہرگز تھیں اس کی الہامی ایک مونو Motto تھی اس نے اپنی سلطنت کو وسعت دی میں مولانا صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اب اس مسئلے کو کیونکہ ہمیں اس معاشرے میں رہنا ہے اور ان تمام مسئلتوں کو ثابت انداز سے ایک صحیح فیکٹر کے حوالے سے ان کو سوچیں لہ بھی ان مسئلتوں کا حل ہم کس طرح نکال سکتے ہیں۔ اگر وہ پہلے ہی نیشنل اسٹبل میں جل رہا ہے اس میں جمیعت علماء اسلام کے لوگوں نے ایک مل پیش کیا ہے اگر وہ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں فیصلہ کرنے والے وہ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جماں تک لاءِ ایڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ تربت میں لاءِ ایڈ آرڈر کیسے نہیں بن سکتا ہے جناب امیرکراں نے دفعہ ۱۳۲۴ بعد خاموشی سے لکھتے ہیں ہمارے جو جمیعت علماء اسلام کے دوست ہیں ہم جتنی تربت کی پارٹیاں

ہیں ان کے پاس گئے کہ جی آپ بے شک ہم آپ کی عنزت کرتے ہیں احترام کرتے ہیں کہ آپ یہاں پر جلسے جلوس نہیں کریں کیونکہ یہاں پہلے ہی سے دفعہ ۱۳۲ ہے اب اگر وہ ان کے خلاف کرتے ہیں اور ہیئت پارٹی اور بی این ایم ان کے حق میں کریں تو میں کتابوں کے بجائے ان سے لڑنے کے یہ آپس میں لڑجاتے ہیں پوک تو ایک ہی انظامیہ جو یہ پروپریٹیو میورمنٹ

(Preventive Measurement) کر رہے ہیں وہ اس لئے کہ ہمارے آپس میں بھی کلیشز Clashes نہ ہوں ان کی آپس میں کلیشز نہ ہوں میں مولوی صاحبان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ان کے دوست کو کچھ نہیں کہیں گے اور اگر وہ یہ کہیں کہ "بھی ہم لاءِ ایڈ آرڈر" کو دسترب نہیں کرتے ہیں تو جس طرح پہلے کرتے تھے انظامیہ..... انظامیہ کو جمیعت سے یا کسی دوسرے سے تو کوئی دشمنی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ لاءِ ایڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لئے کر رہے ہیں اور یہ ضروری ہے جب تک اس مسئلے کا کوئی فیصلہ نہ ہو۔

میر عبد الحمید خان اچخزی (وزیر) - جناب اپنے کردار ایک منٹ میں یہ عرض کر دیں گا کہ مولانا صاحب نے تحریک القوائے کے اندر ایک اور تحریک القوائے داخل کر دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ "بلوچستان کی حکومت نے اخبارات پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ ذکریوں کے معاملے میں....." میرے خیال میں یہاں گورنمنٹ ہمجزہ پر سب سے زیادہ ذمہ دار آدمی نواب محمد اسلم خان ریسائی صاحب کو سمجھتا ہوں کہ وہ اس کی کچھ وضاحت کریں یا کچھ روشنی ڈالیں کہ واقعی بلوچستان کی حکومت نے اخبارات کو یہ دھمکی دی ہے کہ "وہ اس معاملے میں کچھ نہ کریں اور پریس کو کہا ہے کہ ان کی اشتخارات بند کرو جائیں گی" یہ میرے خیال میں بالکل ایک سیریس ہجتیخ داقتی داخل ہے یا نہیں رہتا ہے پہلے بھی پریس والے ہم سے بعض اوقات ان چیزوں سے ناراض ہو چکے ہیں اور ہم ان کو منا کر لاتے ہیں یہ میرے خیال میں یا تو یہ حکومت پر الزام ہے یا پریس پر یہ الزام ہے۔ مولانا صاحب کو یہ اطلاع کہاں سے ملی ہے کہ حکومت نے پریس پر پابندی لگائی ہے؟ میرا خیال ہے نواب صاحب آپ اس پر روشنی ڈالیں کہ واقعی حکومت نے یہ کہا ہے اگر کہا ہے تو یہ ایک برا سیریس ہجتیخ Serious Challenge ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جمال تک تحریک التواء کا تعلق ہے یہ بڑی اہم نویت کا حال مسئلہ ہے اور حاس مسئلہ بھی ہے اور یہ قوی اسبلی میں بھی زیر بحث ہے اور جمال تک ذکر یوں کا تعلق ہے وہ تو پھرے خیال میں قوی اسبلی میں جل رہا ہے وہاں سے کوئی نتیجہ لکل کر ہمارے سامنے آئے گا اور جو یہ مسئلہ ہے یہ لا ایڈ آرڈر کا مسئلہ ہے آج تو پھرے خیال میں وزیر داخلہ صاحب بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں تو میں اس کو وزیر داخلہ کے آئے تک موخر کرتا ہوں۔
تحریک التواء نمبر لا مولانا امیر زمان صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اسپیکر میرے خیال میں کوئی رکن ایک دن میں دو تحریکیں پیش نہیں کر سکتا اور یہ مولانا صاحب کی دوسری تحریک ہے لہذا وہ اسے پیش نہیں کر سکتا۔

مولوی امیر زمان - جناب آپ ضوابط کو پڑھ لیں اتحاق پیش نہیں کر کے التواء پیش کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اسپیکر میں پڑھ کر سنا تا ہوں قاعدے کے تحت کہ کوئی بھی رکن ایک دن میں ایک سے زائد تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس لئے معزز رکن کی تحریک پیش نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر صاحب اس میں کنجائش ہے پیش کر سکتا ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میں ایک بڑا لپنہ ساتھ لے آیا ہوں لہذا آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں تاکہ میں سب پڑھ کر سناؤں۔ میں آپ کی توسط سے صوبائی حکومت سے گزارش کوں گا کہ ہمارے جتنے بھی مسائل ہیں جس فیصلہ نمائش سے متعلق ہے اس پر غور کیا جائے خدارا ہمارے مسائل کو اس طرح ادھورا نہ چھوڑا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اسپیکر اگر کسی ممبر کے تحریکیں دیا تین ہوں تو آئندہ اسبلی اجلاس میں ترتیب سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

کیونکہ ایک ہی دن ایک رکن دو تحریکیں پیش نہیں کر سکتا۔ لہذا اس پر بحث و مباحثے کا سوال ہی
پیدا نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - واکٹر صاحب وہ اس طرح ہے اگر ناممود ہو۔
ڈاکٹر حکیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اسپیکر ناظم کی
 ہاتھ میں اصول کی ہاتھ ہے، ہر حال اگر آپ اس سہیلی Specially اجازت دیتے ہیں یہ
 دوسرا ہاتھ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا صاحب۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میرے تحریک پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صوبائی
 حکومت نے ہم کو ترجیحتی پروگرام سے ستر لاکھ (۷۰) ہر ایم پی اے کی صوابدید پر دی ہے پھر ہمیں
 کہا گیا کہ پہلک بیلتوں کو اسکیم دے دیں ہم نے اسکیم دے دیں۔ مسئلہ اس طرح ہے کہ
 میں نے محمد شاہ صاحب سے پوچھا کہ آپ کے اسکیم مکمل ہوئے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں
 میرے ترجیحتی پروگرام کے چتنے بھی اسکیم ہیں وہ مکمل ہو گئے ہیں لیکن میری اسکیم کے
 رقم ابھی تک رسیز نہیں ہوئے یہ میرے ساتھ ناالنصافی ہے میں وضاحت کرتا ہوں اسکیم کے
 ایک اسکیم ناصر آباد.....

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب یہ واٹر سپلائی کی اسکیم ہیں؟

مولوی امیر زمان - جی ہاں یہ واٹر سپلائی کے اسکیم ہیں میرا ایک اسکیم
 ہاں میں ختم۔

عبدالحمید خان (وزیر ایری گلشن) - (پاک آف آرڈن) جناب اسپیکر یہ
 مولانا صاحب کی اسکیم کی ہات کر رہے ہیں اس کا ہمیں علم نہیں لہذا وہ اس کی ذرا وضاحت

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر گورنمنٹ نے ترجیحتی پروگرام شروع کیں ہر ایم پی
 اے کو ستر لاکھ روپے کی آپ کو اچھی طرح علم ہے اس سلسلے میں۔

میر باز محمد خان کھیتران (وزیر ماحولیات) - پائٹ آف آرڈر جناب اپیکر

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی۔

میر باز محمد خان کھیتران (وزیر ماحولیات) - جناب اپیکر اگر مولانا صاحب یہ بھی وضاحت کریں کہ اس کے پاس اب تک ایگر بلکہ کرنے میں ڈوزر ہیں اور پچاس نوکریاں جو ہو چکتیں کے ہیلداروں کی تھیں اس میں موئی خیل سے ہٹ کر کتنے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں؟ اور ساتھ ہی سابقہ وزیر زراعت سے پوچھا جائے جو طالب مرسلوں میں پڑھ رہے ہیں اور وہ نوکریاں کمال کر رہے ہیں؟

مولوی امیر زمان - جناب اپیکر میں سب کی وضاحت کرتا ہوں اتنا کوئی برا مسئلہ نہیں۔ ترجیحی پروگرام جو گورنمنٹ نے شروع کیا ہے اور ہر ایم پی اے کے لئے محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی نے سترست (۲۰) لاکھ روپے رکھ دیئے تھے اور ہم سے کام کے تجاوزیز آپ دے دیں پہلک ہیلائے کی تو سطے سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب یعنی ۱۹۹۱ء کے بجٹ میں رکھی تھیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر لیبر) - جناب اپیکر یہ تو ان سال کا واقعہ نہیں یہ پہچلنے سال کا ہے جس کے ذمہ دار یہ خود ہیں۔ آج وہ خود ہیں اس کا جواب کون دے گا۔

مولوی امیر زمان - جناب اپیکر جوں آنے والا ہے۔ یہ پیسے لہس ہوں گے۔
سردار علی عمرانی (وزیر زراعت) - جناب اپیکر معزز رکن پہچلنے سال کی بات کر رہا ہے جب کہ پہچلنے سال ترقیات و منصوبہ بندی کے وزیر مولوی عصمت اللہ صاحب تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب جہاں تک اے ڈی پی ۱۹۹۱-۱۹۹۲ء کا تعلق ہے ستر لاکھ تمام ایم پی اے کو ملے وہ تین سالہ منصوبہ ہے۔ میرے خیال میں یہ لہس Lapse

نہیں ہوں گے کیونکہ اس میں ہمارے بھی اسکیمات ہیں اور ابھی تک بور بھی نہیں لگا۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کمپیکٹر میں ایک پروگرام کی بات کرتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں میں سب پڑھ کر سناتا ہوں۔ میرے ان اسکیموں کے پیسے ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے۔
ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اپنے کمپیکٹر میں ہوئے تحریک اتحاقاً ہے یا تحریک التواہ۔ اگر تحریک اتحاقاً ہے تو اس کا وقت گزر گیا۔ کیونکہ معزز رکن اتحاقاً کی بات کر رہے ہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کمپیکٹر میں ہوئے تحریک التواہ ہے کیونکہ جوں آنے والا ہے اور یہ پیسے لہیس Lapse ہوں گے ڈاکٹر صاحب یہ آپ کا بھی مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اپنے کمپیکٹر - ڈاکٹر صاحب اور مولانا صاحب آپ حضرات بجائے آپس میں بولتے ہیں، مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کمپیکٹر میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے بولنے دیں۔ دوسرے مرحلے پر ملکہ ترقیات و منصوبہ بندی نے آہنوں کے کچھ اسکیمات طلب کی تھیں لاکھ روپے کے.....

جناب ڈپٹی اپنے کمپیکٹر - مولانا صاحب میرے خیال میں اس کی ایڈیشنلیٹی کے بارے میں بات کریں یہ جو آپ تفصیل دے رہے ہیں یہ بہت زیادہ ناگم ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کمپیکٹر میں تفصیل میں نہ جاؤں تو کیا کروں؟

جناب ڈپٹی اپنے کمپیکٹر - مولانا صاحب تو اعد و ضوابط کے مطابق بات کریں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کمپیکٹر میرے ساتھ یہ سراسر نا انصافی ہے کہ میرے تھیں لاکھ اور ستر لاکھ اسکیموں کے پیسے ریلیز نہیں ہوئے کیونکہ آگے جوں آنے والا ہے یہ سارے پیسے لہیس Lapse ہوں گے اور ہمارے عوام کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے لہذا اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ میں نے یہ پنڈہ اٹھایا ہے یہ سب پڑھ کر آپ کو بتا دوں گا۔

اور پھر drop out programme کے تحت جو ہمارے اسکیمتوں کی رقوم تھیں وہ ابھی ریلیز نہیں ہوئے۔ تیرے مرٹے یہ سو شل ایکشن پلان کی اسکیمات تھیں وہ پسلے۔ پسیے ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے۔ حالانکہ اسکیمات منظور ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ یہ وضاحت کریں کہ یہ تحریک التواء کس طرح بنتا ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر کیا یہ فوری نوعیت کا اہم مسئلہ نہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب یہ تو پچھلے دو سال سے چلا آ رہا ہے۔

نواب محمد اسلم خان ریسمنی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر یہ فوری نوعیت کا مسئلہ نہیں دوسری بات معذز رکن نے اپنی تحریک میں دو چیزوں کا ذکر کیا ہے ایک سرکاری ملازمین کی بھرتی اور پہنچنی کیا اور دوسرا پرانی Priority Program جس کے بارے میں خان صاحب نے پوچھا یہ ہوتا کیا ہے۔ اس لئے یہ فوری نوعیت کا مسئلہ نہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا استحقاق مجبوح ہوا ہے تو تحریک استحقاق پیش کریں۔ لیکن یہ تحریک التواء قطعاً نہیں۔ لہذا امریانی کر کے اس پر مزید بحث کرنے کی اجازت نہ دیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو پلندہ ہے ساری میری اسکیمات ہیں میں یقین سے کہتا ہوں ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۸ء کے ایم پی اے اسکیمات ہے وہ سارے معطل پڑے ہیں۔ خدارا اس کو بحث کے لئے منظور کریں۔ اگر آپ مجھے بولنے کا موقع دیں گے تو کم از کم اتنا کریں اپنے لیٹر پیڈ پر اسلامی کی جانب سے متعلقہ محکموں کو ہدایت کریں کہ ان پر عملدرآمد کیا جائے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی - جناب اسپیکر صاحب یہ بات تو انوکھی ہی ہے میں تائید کرتا ہوں کہ اس پر بحث ضرور ہونی چاہئے وہ اس لئے کہ میں بھی ستم خورده ہوں پچھلے سال کا میری اپریکیشن کی اسکیمیں تھیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی وہ تمام کی تمام کافی تھیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو ٹھوٹلا جائے کہ کس نے کائیں کس نے اپنے صواب دیدی اختیار استعمال کئے اور میں بھی یہ

چاہتا ہوں جیسا کہ مولانا امیر زمان کہ رہے ہیں اس مسئلہ کو ذرا دیکھا جائے اسلامی کیا جائے اور وہ جو مچھلے سال کی اسکیمیں تھیں وہ کیسی کافی گنکیں اس کی نشاندہی میں نے کی تھی میرے ساتھ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے کی تھی ہم تو تائید کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ہاشمی صاحب یہ تو اسیلی ہے اسیلی میں ہر چیز پر بحث ہو سکتی ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب آپ کے توسط سے میں نے کہا ہمارا سات مرلہ اسکیم اسی طرح ادھورا ہے ہاشمی صاحب نے ہمارا ٹکوڑ پر اعلان کیا تھا کہ لورالائی میں لیبر کالفنی میں رہائش پذیر افراد کو اگر مالکان حقوق نہیں دیئے گئے تو میں ٹکوڑ پر استعفی دے دوں گا اس طرح کی باقاعدہ پڑی ہیں ہاشمی صاحب استعفی نہیں دے رہا ہے تو یہ تحریک التواہ کیوں نہیں بنتی؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب میرے ساتھی مولانا امیر زمان بات بھی ذرا آرام سے نہیں سنتے ذرا تسلی سے بات نے تو انہیں سمجھ بھی آئے گی میں اپنے اس بات پر آجاؤں گے میں نے لورالائی کا ذکر نہیں کیا میری قطعاً عادت نہیں ہے کہ میں دوسری جگہ مداخلت کروں سوائے اس کے جو اپنے وزارت کے حوالے سے ہوں وہ معاملہ کوئی شرکا ہے کوئی شرکی دو کالونیوں کا ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا اور اس پر آج بھی میں کارند ہوں (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب اس پر کافی بحث ہو گئی۔

مولانا امیر زمان - جناب کدھر بحث ہوئی ہے یہ جو پنڈہ پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - پنڈے کی تو آپ نے نشاندہی کی ساری اسکیمیں کی.....

مولانا امیر زمان - نہیں جناب میں نے نشاندہی نہیں کی ہے آپ مجھے موقع دے دیں میں نشاندہی کروں گا یا پھر آپ میرے ساتھ تعاون کریں خدا را آپ اپنے پیڑ پر اسیلی کی طرف سے متعدد حکموں کو لکھ دیں کہ وہ مجھے پر اگر رپورٹ دے دیں کہ کیا صورت حال ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - (پرانست آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں ذرا اس کو کلینٹ کروں مولانا صاحب نے جو پنڈہ انجامیا اور واقعی اس میں ۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۴ء کی اسکیمیں ہیں

بدھتی کی بات یہ ہے کہ جب مولانا صاحب دو سال تک وزارت میں رہے کسی کا لپنہ نہیں اٹھایا وہ اپنے کام میں لگے رہے اب جو تھوڑا اہست گئے ان کے مسائل کا سامنا ہوا ہے اس وقت جیشے رہے کچھ نہیں کرتا رہا جو یہ مسئلہ انہوں نے پیش کیا یہ پھر نہ اسی حکم کی تحریک بتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی صاحب ذرا تشریف رکھیں ڈاکٹر صاحب اس پر کافی بحث ہو گئی۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں کورم ثبوت گیا)

ڈاکٹر عبد المالک - جناب اسپیکر صاحب وہ جو کہ رہا ہے صحیح کہہ رہا ہے۔ (شور) حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر) - جناب کورم پورا نہیں ہے آپ بحث نہیں کر سکتے آپ Bell بجائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں پانچ منٹ تک انتظار کر لیں ہم Bell بجادیتے ہیں اگر کورم پورا ہو گیا تو تھیک ہے ورنہ پانچ منٹ انتظار کریں گے۔

(اس دوران کورم پورا ہو گیا)

جی چونکہ اس میں یہ واضح نہیں ہے کہ یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ ہے اور نہ اس معاملے کا اس میں کوئی ذکر ہے کہ ایک مخصوص واحد مقین معاملے کے لئے ہیں لہذا اس کو قاعدہ نمبر (۲۷) کے مطابق خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - اگر اجازت ہے تو مولانا صاحب کو جواب دتا ہوں تقریباً ۱۰ اپریل کو اسیل کے سینٹ اسپیشلی specially اس چیز کے لئے بلائی گئی ہے کہ تمام محکموں کے جواب اور جو جو مسئلے رہ گئے ہیں وہ اس کو ڈیل deal کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ابھی اس پر نیصلہ ہو گیا مولانا صاحب اب قرارداد ہے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کی ڈاکٹر کلیم اللہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (ونتھیر) - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش

کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کے ایک فیصلے کے تحت صوبہ بلوچستان میں قائم لسیلہ نیکشاکل اور بولان نیکشاکل مزچلانے کی بجائے اب ان کو مستقل طور پر بند کرنے کے فیصلے سے ان ملوں کے ملازمین کی ملازمتیں ختم کی جائیں گے جس سے ایک کثیر تعداد میں ملازمین کے بے روزگار ہونے کا اندریشہ ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں مذکورہ بالاملوں کو بند کرنے کی بجائے ان کو مستقل طور پر چلانے کے انتظامات کے جامیں تاکہ مختلفہ ملوں سے مسلک ملازمین بے روزگاری کا شکار نہ ہوں اور صوبے میں صفتی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ وفاقی حکومت کے ایک فیصلے کے تحت صوبہ بلوچستان میں قائم لسیلہ نیکشاکل اور بولان نیکشاکل مزچلانے کی بجائے اب ان کو مستقل طور پر بند کرنے کے فیصلے سے ان ملوں کے ملازمین کی ملازمتیں ختم کی جائیں گے جس سے ایک کثیر تعداد میں ملازمین کے بے روزگار ہونے کا اندریشہ ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں مذکورہ بالاملوں کو بند کرنے کی بجائے ان کو مستقل طور پر چلانے کے انتظامات کے جامیں تاکہ مختلفہ ملوں سے مسلک ملازمین بے روزگاری کا شکار نہ ہوں اور صوبے میں صفتی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب ان مزدوروں کے روزگار کا مسئلہ ہے ان کی اولاد کا مسئلہ ہے ایک نوٹیفیکیشن یہاں باقاعدہ اسمبلی فلور پر رکھ دیا گیا ہے کہ یہ فارغ ہو گیا ہے اس وقت یہ فوری نویت کا مسئلہ ہے میرے خیال میں تو یہ قرارداد منظور ہونی چاہئے اس کے پیچے حکومت کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب ہو یا دوسرا ساتھی اس کے پیچے جائے ان بے چاروں کا مسئلہ حل کرے مرکزی حکومت سے کے اگر مل کو نہیں چلاتا ہے کسی جگہ اس کو ایٹھجست کرے ان کے لئے بت بدمسئلہ ہے میں ان کی پر زور تائید کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں یہ ایک مجموعی قرارداد ہے اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب اسمبلی کی کارروائی ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء بوقت سازھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ نج کر پہنچنے والے پر مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء (بروز پنجشنبہ) کی صبح سازھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)